اس کتاب کے چار حصے ہیں ....

(حصہ اول)

رسول کی اطاعت کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

(حصہ دوم)

اجازت کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

(حصہ سوم)

تمام رسول کتاب کے زریعے ایک رب کی بندگی یعنی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

(حصہ چہارم)

رسولوں کو بھیجنے کا کیا مقصد ہوتا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

(حصہ اول)

رسول کی اطاعت کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

فرقہ پرست اس ادھوری ایت کے زریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اور اس سے احادیث کی کتابیں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کہتے ہیں۔حالانکہ یہ آیات قرآن پاک کے بارے میں ہیں۔کیا ان آیات میں راویوں کا کوئی نام لکھا ہے

آج میں پہلے بتاؤں گی۔کہ مولوی حضرات رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے اور احادیث کو وحی ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل یہ ادھوری ایت سناتے ہیں۔اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا ۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے۔
۔جبکہ پوری ایت بھی ساتھ پیش کر رہی ہوں۔

سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا ۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدوحی ہے۔اس

میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

آئیں دیکھیں کہ قرآن پاک کس نے سکھایا

سورہ رحمان آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

تمام فرقہ پرست رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے دلیل کے طور پر یہ مکمل ایت کے بجائے ادھوری ایت سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔آج میں پہلے بتاؤں گی۔کہ مولوی حضرات رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے اور احادیث کو وحی ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل یہ ادھوری ایت سناتے ہیں۔ اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔۔

۔آج پوری ایت دیکھیں اور قرآن پاک سے چیک کریں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ آیت صحابہ کے بارے میں تھی۔اس مال فے کے بارے میں تھی جو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو دلوایا تھا۔آج اس آیت کا مکمل ترجمہ دیکھیں۔ تا کہ فرقہ پرستوں کا جھوٹ آپ کے سامنے آجائے۔

سورہ حشر۔آیت 7۔پارہ نمبر 28

جو مال فے یعنی مال مفت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بستیوں والوں سے دلوایا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ان ہی کے درمیان نہ گھومتا رہے۔اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس مال کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو بغیر لڑے بستیوں سے دلوایا اللہ تعالیٰ صحابہ سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مال تمہارا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے اس میں حصہ دار ہیں۔جو رسول تمہیں مال دیں وہ لے لو اور جس مال سے روک دیں اس سے رک جاؤ یعنی رسولؐ کو پریشان نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ اور دکھ یہ ہے۔کہ

فرقہ پرستی کا دور ہے۔جب بھی رسول ﷺ کی اطاعت کا نام لیا جاتا ہے۔یا جب بھی رسول ﷺ کی اطاعت کی بات ہوتی ہے۔فرقہ پرست جھٹ سے اپنے نام نہاد اماموں کی کتابوں کا نام لے کر کہتے ہیں۔کہ یہ احادیث کی کتابیں ہیں۔ان پر عمل کرنے کو رسول ﷺ کی اطاعت کہتے ہیں۔اور ان کتابوں کو سنت کہتے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ کے تین سو سال بعد جن کو ایرانی نام نہاد اماموں نے لکھا ہے۔اس کی ایک لمبی فہرست ہے۔یہ کون لوگ تھے۔قرآن پاک کے مطابق یہ مسلم نہیں تھے۔کیونکہ یہ اس دین اسلام پر نہیں تھے۔جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر مکمل کیا۔آپ خود میری دس نمبر کتاب دین اسلام کا اسوہ حسنہ چیک کریں۔یہ تمام نام نہاد امام رسول ﷺ کے دین پر نہیں ہیں۔انہوں نے قرآن پاک کے مقابلے میں جھوٹی وحی اور نقلی وحی گھڑی ہے۔اس طرح یہ تمام نام نہاد امام رسول ﷺ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔اور قرآن پاک کے بجائے اپنی گھڑی ہوئی جھوٹی وحی لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

جبکہ اس بارے میں قرآن پاک کیا کہتا ہے۔وہ تمام آیات میں نے قرآن پاک سے احاطہ کر کے اس کتاب میں لکھ دیں ہیں۔اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔آپ نے اپنے علم کو استعمال کرنا ہے۔اپنے علم سے اس بات کا احاطہ کرنا ہے۔کہ رسول ﷺ کی اطاعت کا کیا مطلب ہے۔اگر آپ اپنے علم سے احاطہ نہیں کرتے تو اس کا جواب قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کو آپ نے دینا ہے۔میں نے ہر بات کو وضاحت سے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا ہے۔کہ آپ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں یا اپنے فرقے کی اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ سے کفر یعنی نافرمانی کرنے والے۔۔۔۔۔۔

سچ صرف وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اوپر سے نازل کیا ہے۔۔ جو رسول ﷺ پر اوپر سے نازل نہیں ہوا۔ وہ حق نہیں ہے۔۔

سورہ سبا ایت نمبر 48.50 پارہ نمبر 22

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو بے شک میرا رب سچ اوپر سے ڈالتا ہے۔ وہ چھپی باتوں کو جاننے والا ہے.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو۔ سچ آگیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کر سکتا تھا نہ ائندہ کر سکے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو۔ کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے... وہ سننے والا قریب ہے.

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ سچ صرف وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اوپر سے نازل کیا ہے۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایا یا کہ حق یعنی سچ آگیا۔۔ مزید رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ وحی صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر اوپر سے نازل کی ہے۔ اس ایت سے ثابت ہوا کہ جو رسول ﷺ پر اوپر سے نہیں نازل ہوئی۔ وہ وحی نہیں ہے۔ جیسا کہ احادیث رسول ﷺ کے تین سو سال بعد نام نہاد اماموں لاکھوں کے حساب سے اس طرح اکھٹی کیں کہ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔۔ پھر لاکھوں احادیث ضائع کر کے چند ہزار کو باقی رہنے دیا۔۔۔ یہ حق یعنی سچ نہیں۔ سچ صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر اوپر سے نازل کیا ہے۔۔۔

میرا تو ایک سوال ہے

کہ امام بخاری سمیت چاروں اماموں نے لاکھوں احادیث کیوں ضائع کیں۔ اس طرح تمام نام نہاد امام سب سے بڑے منکر حدیث ہیں۔ ان پر تو کوئی مولوی مفتی منکر حدیث کا فتوی نہیں لگا تا آج ہم کسی حدیث کے بارے میں بات کریں۔ تو ہم پر مرتد کہہ کر قتل کا فتوی صادر کر دیا جاتا ہے۔۔ ان کو یہ حق کس نے دیا۔ کہ ہم پر تو یہ فتوے صادر کریں۔ اور نام نہاد امام جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ایمان والے بھی نہیں۔ ان کی طرف سے دی گئی احادیث کا انکار کرنے والے کو کافر ڈکلیئر کر دیا جائے۔ اور ان کی مخالفت کی جائے اور ان کو صرف اس لیے قتل کیا جائے۔ کیونکہ بے ایمان اور غیر مسلم نام نہاد اماموں پر ایمان نہیں لاتے۔ اس طرح ہمارے ہاں لوگوں کو مسلم بنانے کے بجائے کفر اور شرک پر رہنے کی کہانیاں سنائی جاتیں ہیں۔ اور ایمان والے اور مسلم کی سزا ہے۔ سزائے موت ۔۔۔۔ لعنت ہے ایسی فرقہ واریت پر جہاں رسول ﷺ اور قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے احادیث کی کتابیں ہیں۔ اور ہمارے معاشرے پر مزہب کے نام پر مدرسے قائم ہیں۔ جہاں پر قرآن پاک کے نام پر چندے لیے جاتے ہیں۔ اور سات سال آٹھ سال تعلیم اپنے امام کے فرقے کی دی جاتی ہے جبکہ قرآن پاک بچوں کو رٹا یا یعنی حفظ کرایا جاتا ہے۔ جبکہ اپنے فرقوں کی کہانیاں اردو میں رٹائی جاتیں ہیں۔۔۔

اور مزے کی بات یہ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے۔ تو اسکی قبر پر قرآن پاک پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ زندہ کو ساری زندگی اپنے فرقے کی تعلیمات پر زندہ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یاسین میں فرمایا ہے۔ کہ رسول ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے ہر زندہ انسان کو خبردار کرنے والے ہیں۔ اور جو اس کا نافرمان یعنی کافر ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی بات یعنی نافرمانی سچی ہو جائے گی۔۔۔۔

سورہ یاسین۔ آیات 69 تا 70۔ پارہ 23

اور ہم نے اس نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی اس کیلیے مناسب تھا۔ یہ تو ایک نصیحت اور صاف صاف پڑھا جانے والا قرآن ہے تا کہ اس انسان کو جو زندہ ہے خبردار کرے اور کافروں یعنی نافرمانوں پر بات سچی ہو جائے۔

نام نہاد اماموں اور اللہ تعالیٰ میں سب سے بڑا اختلاف یہ ہے۔ کہ نام نہاد امام کہتے ہیں۔ کہ قرآن پاک بہت مشکل ہے اور اس کی تشریح احادیث سے کریں گے۔ تو قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ قمر میں چار مرتبہ کہا ہے کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے آسان بنایا ہے ہے کوئی اس کو سمجھنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے ہمیں اپنا علم استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ ورنہ اس بات کی نافرمانی پر سخت سزا ملے گی۔ اس طرح جھوٹے نام نہاد اماموں کا جھوٹ کا پردہ اللہ تعالیٰ کی ان آیات سے چاک ہو جاتا ہے۔

سورہ نمل۔ آیات 82 تا 85۔ پارہ 19

اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے باتیں کرے گا کہ ل تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہرامت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات !

آئیں اپنے علم کو استعمال کریں۔ اور قرآن پاک سے سچ کو جانیں۔ کیونکہ تمام فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ بلکہ وہ تشریح کی آڑ میں احادیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔ اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو۔ اور تم تفرقہ نہ ڈالنا۔ اس کی تشریح نام نہاد امام یہ کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کو رسول ﷺ سے تین سو سال بعد منسوب کی گئی تہتر فرقوں والی حدیث سنا دیتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو جھٹلا دیتے ہیں۔ جو رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے قیامت تک آنے والے لوگوں کو دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو۔ اور تم تفرقہ نہ ڈالنا۔۔۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔ کہ کس طرح رسول ﷺ کا نام لے کر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلایا گیا۔ اسی طرح تشریح آڑ میں سارے قرآن پاک کو جھٹلایا گیا ہے۔ اگر ہم ان قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کی اطاعت کرتے رہے۔ تو قیامت والے دن ہمارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن سے جانور پوچھے گا۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ہم سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ہمارے ظلم کی وجہ سے ہم پر عذاب کی بات پوری ہوجائے گی پھر ہم بول بھی نہ سکیں گے۔ اس سے پہلے کہ ہم ہکا بکا ہو جائیں گونگے ہو جائیں۔ بے بس ہو جائیں۔ اور خود کو اللہ تعالیٰ کے غضب کے حوالے کر دیں۔ اس سے پہلے قرآن پاک سے جان لیتے ہیں۔ کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔ کہ ہم نے اپنے علم سے قرآن پاک کو جانچنا ہے قرآن پاک کھولنا پڑیگا۔۔ نہ کہ نام نہاد اماموں کی احادیث کے زریعے۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے علم سے قرآن پاک کو جانچنے کا حکم دیا ہے۔۔۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے نام نہاد اماموں کی بات کو مانیں گے۔ نعوز باللہ

فیصلہ کس کا۔ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی ظالموں کا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہرامت کا ایک ہادی یعنی رہنما ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہادی صرف رسول ﷺ ہیں ۔ ہمارے ہادی ہر گز نام نہاد امام ہزاروں راوی اور تابع تابعین نہیں ہیں۔۔۔
رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہادی ہوتا ہے۔ یعنی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ یعنی رہنما ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے۔ اور رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے ہادی ہیں۔ یعنی ہدایت دینے والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک ۔

یاد رہے کہ ہرامت کا ایک ہادی یعنی رہنما ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہادی صرف رسول ﷺ ہیں ۔ ہمارے ہادی ہرگز نام نہاد امام ہزاروں راوی اور تابع تابعین نہیں ہیں۔۔۔
رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

یاد رہے کہ ہم نے اپنا رہنما رسول ﷺ کو ماننا ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں۔

جھوٹے نام نہاد اماموں میں اور اللہ تعالیٰ میں دوسرا بڑا اختلاف یہ ہے ۔کہ نام نہاد امام صرف کلمہ پڑھنے والے کو ایمان والا کہتے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو اور ہمیں کس طرح ایمان سکھایا۔اور کتاب نازل ہونے کے مقصد کو بتایا اور پھر کس طرح رسول ﷺ نے صراط مستقیم کی طرف قیامت تک آنے والوں کی رہنمائی کی ۔۔۔قرآن پاک اس کو تفصیل سے بتا تا ہے۔اس طرح جھوٹے نام نہاد اماموں اور رسول ﷺ میں اختلاف کا پردہ چاک ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے ایمان کو سمجھنا ہے۔اور قرآن پاک کو سمجھنا ہے۔تو ہمیں قرآن پاک کی روشنی میں آنا پڑے گا۔یعنی اگر ہم تہتر کے تہتر فرقوں کی احادیث اکھٹی کر لیں تو پھر بھی ان کے زریعے کبھی بھی نہ ایمان کو سمجھ سکتے ہیں۔ نہ قرآن پاک کو سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں سورہ فاتحہ کی دعا اھد نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب موجود ہے۔کہ رسول ﷺ بیشک سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یادرکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیت نمبر 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس روح یعنی وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ہم اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بیشک سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یادرکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے مگر ہم نے اس قرآن کو روشنی بنا دیا۔اس روشنی کی وجہ سے ایمان اور کتاب کو جانا۔یعنی اب جو انسان نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی کتاب نازل کرنے کا کیا مقصد ہوتا ہے۔وہ اس قرآن پاک کی روشنی میں سمجھ جائے گا کہ ایمان کیا ہوتا ہے آپ نے غور کیا کہ ایمان کو جاننے کے لیے قرآن پاک کی روشنی بہت ضروری ہے اس کے بغیر ہم اندھیرے میں ہیں اور اندھیرے میں کسی چیز کو نہیں سمجھا جا سکتا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اپنے بندوں یعنی غلاموں سے میں جسے چاہیں اس روشنی سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ تعلیم کتنی ضروری ہے جو مرد یا عورت پڑھے لکھے ہونگے تو وہ قرآن کی روشنی سے دیکھ سکیں گے ان پڑھ بندہ تو اندھوں کی طرح ہوتا ہے اس کے سامنے قرآن کی تحریر بے شک لکھی ہو لیکن جب وہ پڑھ ہی نہیں سکتا، سمجھ ہی نہیں سکتا تو قرآن کی روشنی میں ایمان کو کیسے جانے گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے کہ قرآن سے پہلے آپ ﷺ ایمان کو نہیں جانتے تھے اس کا مطلب ہے کہ ہر انسان کو ایمان جاننے کے لیے قرآن پاک سے رجوع کرنا پڑے گا۔رسول ﷺ نے اسی قرآن کے زریعے ہماری ہدایت کی۔یعنی رہنمائی کی۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اسی قرآن پاک سے ہدایت حاصل کریں گے۔رہنمائی حاصل کریں گے۔تو ہدایت پالیں گے۔تو ایمان کو پالیں گے۔

یہ آیات اُن تمام نام نہاد مفسروں کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہیں۔جو قرآن پاک کی تفسیر اپنے بڑے بزرگوں کے نام سے کرتے ہیں۔اس طرح وہ ایمان کو کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔اور نہ قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو جان سکیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ ہم تعلیم کے بغیر قرآن پاک کی روشنی سے مستفید نہیں ہو سکتے اور ایمان کو ہم نے قرآن پاک کی روشنی میں حاصل کرنا ہے اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ایک روح آپ کی طرف وحی کی اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہے اس قرآن کے بعد آپ نے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔جس میں ایمان نظر آیا۔آپ ﷺ قرآن کے بغیر ایمان کو نہیں پہچان سکتے۔تو کیا ہم قرآن کو چھوڑ کر قرآن سے منہ موڑ کر اندھوں کی طرح صرف عربی پڑھتے رہیں اور قرآن کی روشنی میں ایمان کو سمجھیں ہی نہ تو کیا ہم ایمان والے بن سکتے ہیں ایمان کو سمجھ سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن کو روح کہا گیا، روشنی کہا گیا، ایمان کہا گیا، کتاب کہا گیا، وحی کہا گیا، ہدایت کہا گیا اور اللہ کا راستہ کہا گیا اور یہ سب قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں ان آیات سے ثابت ہوا کہ ہم قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ایمان کو نہیں سمجھ سکتے ایمان والے نہیں بن سکتے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ اورقرآن پاک کے بارے میں بتایاہے۔کہ ہدایت صرف اورصرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے۔یعنی جولوگ اللہ تعالیٰ واحد سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔یعنی جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شریک بنارکھے ہیں۔رسول ﷺ کے اس خطاب کونہیں مانتے۔وہی فسادکرنے والے ہیں۔کیونکہ ان لوگوں نے اپنے علم سے قرآن پاک کی آیات کا احاطہ نہیں کیا۔یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔جن کی گرفت میں قرآن پاک نہیں آیااس لیےانہوں نے قرآن پاک کوجھٹلادیا۔

سورہ یونس۔آیات35 تا 40۔پارہ نمبر11

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جوسچ کی طرف ہدایت کرسکے۔آپ ﷺ کہیے۔اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جوسچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جوخود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے۔پھرتمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ان میں اکثرلوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آسکتا۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جوکچھ یہ کررہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیزنہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سواکوئی بناسکے بلکہ یہ تواپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اوراس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیاوہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خودہی یہ قرآن بنالیا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔توتم بھی ایسی کوئی سورت بنالاؤاوراللہ تعالیٰ کے سواجس کوچاہتے ہوبلالو۔اگرتم سچے ہو۔بلکہ انہوں نے اس کوجھٹلایا ہے۔جس کا احاطہ انہوں نے اپنے علم سے نہیں کیا۔جوان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اورابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔اسی طرح جھٹلایا تھاان لوگوں نے جوان سے پہلے گزرچکے ہیں سودیکھ لوکیاانجام ہواظلم کرنے والوں کااوران میں کچھ توایسے ہیں جواس قرآن پرایمان لاتے ہیں اورکچھ اس قرآن پرایمان نہیں لاتے۔اورآپ کا رب ان فسادیوں کوخوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قرآن پاک کوسچ کہہ رہے ہیں رسول ﷺ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ آخر سچ ہے کیا۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ کے سواتم نے جن کوتم اللہ تعالیٰ کا شریک بنارکھا ہے۔

کیاوہ سچ کی طرف ہدایت کرسکتے ہیں پھررسول ﷺ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔بھلاوہ جوسچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جوخود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے۔پھرتمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ان میں اکثرلوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔بیشک گمان سچ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آسکتا۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جوکچھ یہ کررہے ہیں قرآن پاک کوئی ایسی چیزنہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سواکوئی بناسکے بلکہ یہ تواپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اوراس میں پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیاوہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خودہی یہ قرآن بنالیا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو۔توتم بھی ایسی کوئی سورت بنالاؤاوراللہ تعالیٰ کے سواجس کوچاہتے ہوبلالو۔اگرتم سچے ہو۔بلکہ انہوں نے اس کوجھٹلایا ہے۔جس کا احاطہ انہوں نے اپنے علم سے نہیں کیا۔جوان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اورابھی ان کے سامنے حقیقت نہیں آئی۔اسی طرح جھٹلایا تھاان

لوگوں نے جوان سے پہلے گزرچکے ہیں سودیکھ لوکیاانجام ہواظلم کرنے والوں کااوران میں کچھ توایسے ہیں جواس قرآن پرایمان لاتے ہیں اورکچھ اس قرآن پرایمان نہیں لاتے۔اورآپ کا رب ان فسادیوں کوخوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا

قرآن پاک کوچھوڑکرہم جب کسی دوسری چیزکی اطاعت کرتے ہیں تواس میں گمان آجاتا ہے شاید یہ ٹھیک نہ ہومگرقرآن رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں ایک ایک لفظ سچ ہے اورشاید وائدا کا کوئی چکرنہیں ہے اوراللہ کوچھوڑکرلوگ جن کی اطاعت کرتے ہیں ان کوبھی صحیح راستہ بتانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہیں اگراللہ تعالیٰ ان کوراستہ نہ بتائے تویہ بھی بھٹکتے رہیں۔

پھراللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔یہ ایسی کتاب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سواکوئی اوربناسکے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اسے خود بنالیا ہے اگریہ لوگ نبی ﷺ پرالزام لگاتے ہیں توایسی ہی ایک سورت بنالیں اوردنیا بھرسے مدد بھی لے لیں تو ایسی ایک سورت بھی نہیں بناسکتے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کوسچ نہ ماننے کی وجہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا علم قرآن پاک کی باتوں کا احاطہ نہیں کرسکتا۔تویہ قرآن کوجھٹلادیتے ہیں۔پہلے بھی تو

لوگوں نے اللہ کی کتابوں کے ساتھ یہی سلوک کیا تو دیکھ لو کہ ان کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک کو کسی کی خواہش سے نہیں سمجھنا نہ ہی اپنی خواہش نفس کے مطابق سیکھنا ہے بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں بار بار غور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں رسولوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، کتابوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قیامت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں قسمت کے بارے میں کیا بتانا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ان باتوں کے بارے میں ہدایت دیں گے وہی سچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب لوگوں نے قرآن پاک کی باتوں کو نہیں سمجھا بلکہ جھٹلا دیا حقیقت والے دن یہ سب سمجھ جائیں گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے لوگوں کے انجام دکھائے ہیں۔ جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ ان پہلے لوگوں کا انجام قرآن پاک میں دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے ہیں جو قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو نہیں لاتے جو قرآن کے مقابلے میں دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں وہ قرآن پاک پر ایمان لانے والے نہیں ہیں کیونکہ یہ قرآن پاک سمجھنے کے لیے اپنا علم استعمال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے فساد کرنے والے لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ اس طرح کے لوگوں کا انجام اللہ تعالی بار بار قرآن پاک میں دکھاتے ہیں۔

(حصہ دوم)

اجازت کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس کس چیز کی اجازت دی ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت کی اجازت کس طرح دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے زریعے رسول ﷺ کی اطاعت کرنی ہے۔۔ یا۔ نام نہاد اماموں کے زریعے یا۔ احادیث کے زریعے یا اپنے باپ دادا کے فرقے کے زریعے۔۔

رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا۔

سورہ نساء آیت 64 کا پہلا حصہ پارہ5

اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہیں۔

اور ہم تو پیغام پہنچانے والا اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ ہماری اجازت سے اُسکی اطاعت کی جائے۔ یعنی اس بات کو بھی قرآن پاک سے سمجھا جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوگی۔ اُس اجازت کے مطابق اطاعت کرنا ہوگی۔ ورنہ پھر وہ رسول ﷺ کی اطاعت نہ ہوگی۔

خواتین وحضرات

نام نہاد جاہل اماموں نے صرف اتنا پڑھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ بس یہ پڑھا اور نعرے لگاتے ہوئے دوڑ لگا دی۔ کہ جو بھی رسول کے نام پر کوئی بات کہے یعنی فلاں نے فلاں سے سنا فلاں نے فلاں سے سنا فلاں نے فلاں سے سنا اس کو ماننا رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔۔ اور وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کو قرآن پاک سے سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ اس طرح ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے اجازت کے مطابق رسول ﷺ کی اطاعت نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کھولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 1 پارہ13

ا۔ل۔را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں یعنی اللہ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست تعریف کے لائق ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے زریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔اور نہ کسی اور چیز سے اجازت دی۔آپ خود غور کر لیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حدیث کی کتاب کی اجازت نہیں دی اور نہ کسی امام کا نام نہیں لیا۔۔۔سوائے قرآن پاک کے۔۔۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

رسول ﷺ نے نہ راویوں کی طرف بلایا نہ نام نہاد اماموں کی طرف بلایا۔نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت رسول ﷺ کو دی۔ بلکہ رسول ﷺ نے صرف ایک رب کی طرف بلایا۔اور ایک رب کی طرف ہی رسول ﷺ کو بلانے کی اجازت ملی۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف بلاتے ہیں وہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ کو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی اجازت ملی۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ احزاب۔آیات 45 تا 47۔پارہ 22

اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا

کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہونے والا ہے ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہونے والا ہے۔

آپ نے دیکھا

کہ رسول ﷺ صرف ایک رب کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔

رسول ﷺ نے نہ راویوں کی طرف بلایا نہ نام نہاد اماموں کی طرف بلایا۔۔بلکہ صرف ایک رب کی طرف بلایا۔

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو گواہی دینے والا،خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ان کے مقابلے پر نہ کوئی راوی گواہ ہے اور نہ خوشخبری دینے والا او نہ ڈرانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ صرف انبیاء کے زریعے اپنی کتابیں بھیج کر اپنی کتابوں کے زریعے لوگوں کا اختلاف ختم کیا۔۔۔اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تا کہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے زریعے ہمیں سلامتی کے

راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔ کہ قرآن پاک کے ذریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

صرف یاد دہانی کے لیے یہ آیت دیکھتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

ا۔ل۔را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں یعنی اللہ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست تعریف کے لائق ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔ اور نہ کسی اور چیز سے اجازت دی۔ آپ خود غور کر لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حدیث کی کتاب کی اجازت نہیں دی اور نہ کسی امام کا نام نہیں لیا۔۔۔سوائے قرآن پاک کے اور رسول ﷺ کے۔۔۔

ایک آدمی نے کہا کہ ان رسولوں کی اطاعت کرو۔ اس کا کیا مطلب ہے۔
یاد رہے کہ اس آدمی کے نام پر سورہ مومن ہے جس میں یہ ہارونؑ اور موسیٰؑ کے ساتھ مل کر تبلیغ کرتا ہے۔

سورہ یاسین آیات 20 تا 25 پارہ 23

اور شہر کے کسی مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اُس نے کہا۔ اے میری قوم ان رسولوں کی اطاعت کرو۔ جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے۔ اور وہ ہدایت پر ہیں۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہ کروں۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں۔ کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ دے۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔ بیشک میں تو واضح گمراہی میں پڑ گیا۔ بیشک میں تمھارے رب پر ایمان لایا۔ بس میری بات سنو۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ وہ لوگوں کو رسولوں کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔ کیا وہ لوگوں سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ رسول جیسے زندگی گزارتے ہیں۔ یعنی جیسے وہ اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اس طرح کی زندگی گزارو۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ یہ نہیں کہتا بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ اسلیے ان کی اطاعت کرو کہ وہ ہدایت پر ہیں۔ مومن نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ یعنی رسول کی اطاعت ایک رب کی بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات

وہ رسولوں کی اطاعت کی وجہ وہ ہدایت بتا رہا ہے۔۔ جو رسولوں کے پاس تھی آئیں دیکھتے ہیں کہ رسولوں کے پاس ہدایت کیا چیز تھی۔ جو رسولوں کے پاس تھی۔

سورہ مومنون آیت 49 پارہ 18
بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔تا کہ وہ لوگ اس کے ذریعے ہدایت پائیں
اس ایت سے ثابت ہوا کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پاس ہدایت یعنی کتاب تھی۔

سورہ مومن آیات 53 تا 54 پارہ 24
اور بیشک ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی۔اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا۔جو عقل مندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ رسولوں کے پاس ہدایت تھی۔ یعنی کتاب تھی۔جو عقل مندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔وہ رسول اُس کی اطاعت کرنے والے تھے۔اس لیے ہدایت پر تھے۔دراصل مومن شخص کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دے رہا تھا اس لیے وہ کہتا ہے کہ میری بات سن لو۔
اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں تو ہمیں بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔اسے رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔
خواتین وحضرات
اگر ہم خود کو قرآن پاک کا وارث سمجھتے ہیں۔تو رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ہمیں قرآن پاک کھولنا ہی پڑے گا۔یعنی ہمیں قرآن پاک کو ہدایت ماننا ہی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا ہوگی۔کیونکہ قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔اور یہ ہدایت رسول ﷺ کے پاس تھی۔اور ہم اس کے وارث ہیں۔

بشیر اور نذیر رسولوں کا ایک صفاتی نام ہے۔کوئی صحابی یا نام نہاد امام یا یا راوی بشیر اور نذیر نہیں ۔۔۔

بشیر اور نذیر کے نام سے اللہ تعالیٰ رسولوں کو پکارتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔جس میں خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہوتی ہیں۔بشیر خوشی والی باتوں کو کہا جاتا ہے۔اور نذیر ڈرانے والی باتوں کو کہا جاتا ہے۔نذیر کا مطلب ہے۔ڈرانے والا۔یا خبردار کرنے والا یا آگاہ کرنے والا۔یا ہوشیار کردینے ولا۔صرف رسول لوگوں پر دلیل یعنی حجت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحی کے علاوہ کوئی دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک حجت نہیں ہے۔یعنی احادیث قرآن پاک کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔
کیونکہ احادیث کے راوی رسول نہیں۔رسول صرف وہی ہیں۔جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں۔لوگوں پر کوئی صحابی تابع تابعین اجماع یا قیاس یا پیر یا کوئی امام دلیل یا حجت نہیں۔۔۔۔۔

سورہ النساء۔آیات 163 تا 169۔پارہ 6
: ’’ہم نے آپ ﷺ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف کی تھی ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام اس کی اولاد عیسیٰ، یونس، ہارون اور سلیمان علیہم السلام کی طرف وحی کی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی کچھ رسول تو ایسے ہیں جن کا حال اس سے پہلے آپ کو بتا چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا حال آپ ﷺ سے بیان نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے موسی علیہ السلام سے بول کر کلام کیا۔یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے تا کہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔‘‘
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی لوگوں تک پہنچائیں جس میں خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہوتی ہیں خوشخبری والی باتوں اور ڈرانے والی دونوں باتوں کا تفصیلی ذکر ہوتا ہے تا کہ نیک لوگ خوشخبری والی باتوں پر عمل کر کے جنت حاصل کر سکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہیں تا کہ جہنم سے بچ سکیں۔ان رسولوں کو بھیجنے کا یہی مقصد ہوتا ہے تا کہ لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ حجت یعنی دلیل نہ رکھ سکیں کہ ہم تو بے خبر تھے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی اسی طرح دوسرے انبیاء کی طرف وحی کی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے خود گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے یہ سب رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسول کی اطاعت کا کیا طریقہ سمجھایا ہے۔ دیکھیں۔کیا ہم اس طریقے پر رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔اگر ہم اس طریقے پر رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور مسلم ہوں گے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تاکہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔بس اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

☜ آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رسول پر نازل کیا ہوتا ہے۔اس پر ایمان لانا۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیعوالرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں کے لیے میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔کیا ہم اس طرح کی گواہی دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

☜ عیسیٰؑ نے کہا۔کہ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔بس اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔

یاد رہے کہ تمام رسول اس طرح کی تعلیمات اپنی قوم کو دیتے ہیں۔ کہ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔بس اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔!

☜ کیا ہم حواریوں کی طرح گواہی دیتے ہیں۔کیا ہم اس طرح رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔کیا ہم اس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاد رہے کہ قیامت والے دن ہر امت سے پوچھا جائے گا اور اس رسول سے پوچھا جائے گا۔جو ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔یعنی کسی امت سے ان کی کتاب اور رسول کے علاوہ نہیں پوچھا جائیگا۔یعنی ہم سے کسی حدیث کی کتاب یا راوی کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔جبکہ فرقہ پرست احادیث کی کتابوں کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان کے زریعے ہزاروں بلکہ لاکھوں راویوں کی اطاعت پر مجبور کرتے ہیں۔اور نا ماننے والے کو منکر حدیث کہتے ہیں۔اور اسے قتل کرنے کا فتویٰ جاری کر دیتے ہیں۔احادیث کے زریعے قرآن جھٹلانے والوں اور رسول کی اطاعت کی آڑ میں احادیث پر عمل کرنے والوں کا کیا حشر ہوگا۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال کو تولا ہی نہیں جائے گا۔کیونکہ قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں ہم سے اور رسول ﷺ سے پوچھا جائے گا۔نہ کہ رسول ﷺ کے مقابلے پر راویوں سے کچھ پوچھا جائیگا۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 9۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبر دار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں۔جنھیں ہم نے ہلاک کر دیا۔پھر جب ان پر عذاب آ گیا تو اس وقت ان کی پکار یہی تھی کہ بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گے اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اپنے علم سے پوری حقیقت ان پر واضح کر دیں گے۔آخر ہم اس وقت غائب تو نہیں تھے۔اس دن انصاف کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا۔جن کے پلڑے بھاری نکلے۔وہی کامیاب ہونگے اور جن کے پلڑے ہلکے نکلے تو یہی لوگ ہیں۔جنھوں نے اپنے آپ

کونقصان میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہیں ہیں. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن بستیوں کوبھی عذاب سے ہلاک کیا۔ وہ عذاب کے وقت تو یہی کہتے تھے کہ ہم ظالم تھے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کونہیں مانتے تھے۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ لوگوں اور رسولوں سے پوچھیں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت موو جود ہیں۔ جنہوں نے ظلم کیا ہوگا۔ ان کے ترازو میں کوئی وزن نہ ہوگا اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات پر عمل کیا ہوگا چاہے وہ گناہ گارہی کیوں نہ ہو۔ ان کے ترازو کے پلڑے بھاری ہونگے اور وہ کامیاب لوگ ہونگے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے گناہ اپنی رحمت سے معاف فرمادیں گے۔ یہ لوگ ایمان والے ہوں گے۔ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہیں کرتے ہوں گے۔ جبکہ نام نہادامام اور راوی احادیث کے زریعے قرآن پاک کے حکم بدلنے والے ظالموں کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔ اور یہ لوگ اوران کی اطاعت کرنے والے نقصان اُٹھائیں گے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا تھا سورہ ال عمران کی ایت 102 اور 103 میں کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرواور مرتے دم تک مسلمین میں سے رہنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔ تمام نام نہادامام اور فرقہ پرست مسلم کے بجائے شعیہ۔ بریلوی۔ دیوبندی بن گئے۔ اوراس طرح اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کے حکم کو چھوڑ فرقے بنالیے۔ انہوں نے تہتر فرقوں والی حدیث کے زریعے قرآن پاک کے حکم کو بدل دیا۔ یہ زلیل ورسواہوں گے۔۔۔۔۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کی اطاعت کی۔ اوراسی سے خبردار کیا۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کا دعوٰی کرتے ہیں۔ تو ہم قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ اور تمھارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اورانہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔ کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا فرقوں کی۔ کیا ہم نے اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کواپنایا ہے۔ ہرگزنہیں۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کے زریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔ یا بے خبر۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اورہم نے فرقہ پرستوں کواپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔ اوروہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کررہے ہیں۔ ان کوکس نے یہ اجازت دی ہے۔ زرا قرآن سے اس کی دوچار مثالیں تو دو۔ چلوایک ہی مثال دے دو۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔ یہود اور نصارٰی نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پرآرہے ہیں۔

رسول ﷺ قیامت تک آنے والے ہر زندہ انسان کوقرآن پاک کے زریعے خبردار کرتے رہیں گے۔ اور نافرمانوں پر دلیل ثابت ہوجائے گی۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کا دعوٰی کرتے ہیں۔ تو ہم قرآن پاک کے زریعے خبردار ہوں گے۔ ورنہ ہمارا شمار کافروں میں ہوگا۔

سورہ یٰسین۔ آیت 69 تا 70۔ پارہ نمبر 23

ہم نے اس نبی کوشعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ اس کیلئے مناسب بھی نہ تھا یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے تاکہ جو زندہ ہے اسے خبردار کرے اور کفر کرنے والے پر بات ثابت ہوجائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کوئی شاعری کی کتاب نہیں ہے اور نہ ہی نبی ﷺ کو شاعری سکھائی گئی بلکہ یہ قرآن پاک صاف صاف پڑھنے والی کتاب ہے تاکہ جو بھی قیامت تک زندہ انسان ہواس کو خبردار کرے اور جو اس کی نافرمانی کرے۔ اس پر حجت قائم ہوجائے۔ یعنی دلیل قائم ہو قصور ثابت ہو۔ الزام ثابت ہونے کے بعد کسی کو سزا ہوتی ہے۔

اب قیامت تک آنے والے اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں سے رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے جہاد کرتے رہیں گے۔۔

سورہ فرقان آیت 53 پارہ 19
آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔آپ ﷺ کافروں یعنی نافرمانوں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔
خواتین وحضرات!
اس آیت کے مطابق رسول ﷺ کا لایا ہوا قرآن پاک قیامت تک آنے والے تمام فرقہ پرستوں سے جہاد کرتا رہے گا۔انشاءاللہ ۔

احادیث کے زریعے سارے قرآن پاک کو جھٹلایا گیا ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ ہر نام نہاد امام کو اور راویوں کو سزا دے گا۔

سورہ فرقان آیت 77 پارہ 19
آپ ﷺ کہہ دو۔میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔اگر تم اُس کو نہ پکارو۔مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔بس تمھیں اس کی سزا جلد ملے گی۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔
میرے رب کو تمھاری کچھ پرواہ نہیں ہے۔اگر تم اُس کو نہ پکارو۔مگر تم نے اُس کو جھٹلایا ہے۔بس جلد تمھیں اس کی سزا ملے گی۔
خواتین وحضرات
اس لیے کہ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو تو مانتے ہی نہیں۔اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو نہ پکارتے۔ تو کوئی بات نہیں تھی۔مگر انھوں نے باقاعدہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہے۔باقاعدہ قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے قرآن پاک کی سائیڈوں میں بہت لکھا ہے۔یعنی بہت کالا کیا ہے۔
اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو نہیں چھوڑے گا۔کیونکہ فرقہ پرست تمام زندگی قرآن پاک کی مخالفت پر کام کرتے ہیں۔کوئی قرآن پاک کی طرف آنا چاہے تو کسی نہ کسی بہانے سے اُسے قرآن پاک سے دور کر دیتے ہیں۔اور اپنے فرقے کی طرف لے جاتے ہیں۔اسے مرتد کہہ کر فتوے دیتے ہیں۔
کیا یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔یا چال ہے۔ کیا رسول ﷺ ان کے پاس قرآن نہیں لائے تھے۔یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کمال ہے۔کہ آج بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے لوگوں کی نصیحت کے لیے مسلسل اپنا کلام بھیجا۔

سورہ القصص ایت 51 پارہ 20
اور بیشک لوگوں کے لیے ہم اپنا کلام مسلسل بھیجتے رہیں ہیں۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔
خواتین وحضرات
جب سے دنیا بنی ہے۔اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ سے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں۔تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کرسکیں۔اسی طرح اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرآن پاک بھیجا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔کیا ہم قرآن پاک کو اس لیے کھولتے ہیں۔کہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔یا اس کو پڑھتے ہوئے اپنے دماغ اور انکھوں پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔تاکہ کوئی نصیحت کی بات اندر جا ہی نہ سکے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری نصیحت کے لیے قرآن پاک بھیجا ہے۔تاکہ لوگ پرہیزگار بن سکیں۔مگر ہمیں دن رات اپنے اپنے فرقے کی محبوب کہانیاں سنائی جاتیں ہیں۔اس طرح تو ہم کبھی پرہیزگار نہیں بن سکتے۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے کیا کہا اور یہ مدرسے والے اللہ تعالیٰ کے نافرمان کیا کر رہے ہیں۔

سورہ زمر آیات 27 تا 28 پارہ 23
اور بے شک ہم نے اس قرآن پاک میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں۔تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔قرآن پاک جو عربی زبان میں ہے جس میں کوئی عیب نہیں ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن سکیں۔

خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں۔ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اس قرآن میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔ تاکہ لوگ پرہیز گار بن سکیں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ سچا رب کہہ رہا ہے۔ کہ اس قرآن میں کوئی پیچیدہ بات نہیں ہے۔ تاکہ لوگ پرہیز گار بن سکیں۔

خواتین وحضرات
جو مدرسے والے لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن پاک بہت مشکل ہے۔ چودہ علوم سیکھیں ورنہ ہمیں قرآن پاک کی سمجھ نہیں آسکتی۔ یہ فرقہ پرست قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ اگر یہ پرہیز گار ہوتے۔ تو کبھی ایسا نہ کہتے۔

ان مدرسے والے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

خواتین وحضرات
جب یہ اعلان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو ہر فرقہ پرست خود سے یہ سوال کرے۔ کہ اُسے فرقہ بنانے کا کیا فائدہ ہے۔ جس کی وجہ سے رسول ﷺ کے ساتھ تعلق ہی ٹوٹ جائے۔ اور پھر بات یہاں ختم نہیں ہو رہی۔ بلکہ ان کا اس معاملے میں پورا پورا حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔ نام نہاد اماموں اور مفسروں نے قرآن پاک میں گڑ بڑ کر کے جو فرقے بنا کر لوگوں کو دین اسلام سے دور کیا ہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ خود ہی نمٹ لے گا۔

خواتین وحضرات
جنت کہاں اور فرقہ پرست کہاں۔ انسان نے فرقہ کیوں بنا رکھا ہے۔ صرف نام نہاد مفسر کے کہنے سے۔۔ میرا سوال ہے۔ کہ کیا فرقہ پرستوں نے اس لیے فرقے بنا رکھے ہیں۔ کہ ان کا تعلق رسول ﷺ سے نہ رہے۔ فرقہ پرست یقیناً یہ جواب دیں گے۔ کہ نہیں یہ تو رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے فرقے بنائے گئے۔ میرا سوال ہے۔ کہ کیا رسول ﷺ قرآن پاک کی اطاعت نہیں کرتے تھے۔ یا ہمارے پاس فرقے بنانے کا پیغام لائے ہیں۔ تو اسے قرآن پاک سے دکھایا جائے۔۔ آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ ہمارے لیے کیا پیغام لائے۔

رسول ﷺ نے صرف قرآن پاک کی اطاعت کی۔ اور قرآن پاک کو آنکھیں کہا۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے کہا۔ جو اس کو ماننے والے ہوں گے۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

تمام فرقے بنانے والے کافر ہیں۔ زرا ان آیات میں غور کریں۔
مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔ ایمان لانے کے بعد کافر بننے کا کیا طریقہ ہے۔ فرقہ بنانے سے انسان مسلم نہیں رہتا بلکہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمران   آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ   پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔ بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ کہ مجھ سے ڈرنا۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔ نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے

اور نافرمان بن گئے۔ نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔ اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ یعنی کافر ہوتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا طریقہ تھا۔ جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔ اور فرقے بنا لیے۔ اور کافر بن گئے۔ اب جو مسلم ہوگا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لے گا۔

رسول کی اطاعت کا کیا مطلب ہے۔ اور رسولوں کو جھٹلانے کا کیا مطلب ہے۔۔

سورہ یوسف آیت 111 پارہ 13

بیشک ان قصوں میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ قرآن بناوٹی بات نہیں ہے۔ یعنی جو خود سے گھڑ لی گئی ہو۔ بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جو ان سے پہلے ہو چکیں۔ اور اس میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک میں جو قصے بیان کے گئے ہیں ان میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ قرآن کوئی بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ جو خود سے گھڑ لی گئی ہوں۔ بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جو ان سے پہلے تھیں۔ اور اس میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔
آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ اور ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے اس میں ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

اب میں سورہ شعراء میں سے چند مثالیں پیش کروں گی۔ کہ رسول کی اطاعت کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ اور رسولوں کو جھٹلانے کا کیا مطلب ہے۔۔۔ اور ان مثالوں کے آخر میں قرآن پاک سے دکھاؤں گی۔ کہ نام نہاد امام اور مولوی طبقہ وہ گناہ گار ہیں۔ جو قرآن پاک کے مخالف ہیں۔ اور جن پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ جن کو اگر قرآن پاک کی کوئی سی بھی آیات پیش کر دیں۔ تو وہ اپنے فرقے کی خاطر قرآن پاک کے مخالف ہی رہیں گے۔ ان لوگوں نے قرآن پاک کو رٹنے کے پہاڑے بنا رکھا ہے۔ اور لوگوں کو ثواب دا ریں پہنچانے کے لیے اپنا روزگار بنا رکھا ہے۔ مگر وہ کبھی نہیں کہیں گے۔ کہ قرآن پاک کو سمجھو۔ یہ ہدایت کی کتاب ہے۔ کیونکہ یہ وہ شیطان ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سننے سے دور رکھا ہے۔۔ بلکہ وہ ڈراتے رہیں۔ گے کہ قرآن پاک خود پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔۔۔

رسولوں کو جھٹلانے کا کیا مطلب ہے۔۔۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔۔۔۔۔

نوٹ۔ رسول کی اطاعت کا مطلب ہے۔ اس کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لانا

جب حضرت نوح نے اپنی قوم سے خطاب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ اس کا مطلب ہے۔ اگر نوح کی قوم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں مانا۔ یعنی نوح کی اطاعت نہیں کی۔ تو نہ صرف نوحؑ کو جھٹلایا بلکہ گویا کہ انہوں پہلے رسولوں کو بھی جھٹلایا۔ یعنی نبوت کے سلسلے کو جھٹلایا۔ جیسا کہ فرقہ پرست صرف اور صرف قرآن پاک کو ماننے والے کو مرتد کہہ کر مروا دیتے ہیں کہ وہ

احادیث کونہیں مانتے۔تو یہ فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کی۔۔۔۔اور پہلے رسولوں کو جھٹلایا۔رسول ﷺ کی امت نے قرآن پاک کو جھٹلا دیا ہے۔کیونکہ انہوں نے تہتر فرقوں والی حدیث کے زریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کو جھٹلا دیا ہے۔اور فرقوں پر قائم ہیں۔اسطرح تمام فرقوں نے رسول ﷺ کو اور پہلے رسولوں کو جھٹلا دیا ہے۔حیرت کی بات ہے۔۔کہ جو لوگ قرآن پاک کو دین کا تنہا ماخذ مانتے ہیں۔فرقہ پرست انہیں مرتد کہہ کر قتل کے فتوے صادر کرتے ہیں۔حالانکہ صرف قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہی رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والا ہے۔کیونکہ وہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام یعنی قرآن پر ایمان لانے والا ہے۔۔جبکہ فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔اسی طرح جیسے پہلے لوگوں پر عذاب آیا۔فرق صرف یہ ہے کہ ہمارے لیے قیامت کا دن مقرر ہے۔

مثال نمبر 1

حضرت نوح ؑ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب۔

سورہ شعراء آیات 105 تا 122 پارہ 19

نوح ؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی نے ان سے کہا۔تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔۔:اللہ تعالی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔انہوں نے کہا کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تیری اطاعت ذلیل لوگوں نے کی ہے۔نوح علیہ السلام نے کہا۔ کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں۔۔ان کا حساب میرے رب کے ذمے ہے ۔۔کاش تم شعور رکھتے۔اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے دور کرنے والا نہیں ہوں ۔ اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔انہوں نے کہا اگر تو باز نہ آیا۔تو تم ضرور سنگسار کر دیے جانے والے میں سے ہوگے۔نوح نے کہا اے میرے رب بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔۔پس تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کردے۔اور مجھے اور میرے جو ساتھی ایمان والوں میں سے ہیں ۔ان کو نجات دے۔۔۔۔ہم نے ان کو اور ان کے ساتھ جو کشتی بھری ہوئی تھی تھے ان کو نجات دی۔اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔۔بے شک میں نشانی ہے۔۔ مگر ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔بے شک اپ کا رب غالب مہربان ہے۔۔۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔حضرت نوح ؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں کہ۔تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بارے میں کہا کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔یعنی اگر انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا یعنی ان کی تعلیمات کو نہ مانا تو گویا انہوں نے پہلے رسولوں کو بھی جھٹلا دیا۔یعنی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا دیا۔تو گویا انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا۔ان کے پیغام نہ ماننے والے والوں نے گویا پہلے رسولوں کو بھی جھٹلا دیا۔مثال کے طور پہ جو لوگ لوگ فرقے بناتے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام فرقے نہ بنانا اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے تھام لو۔ کو قبول نہیں کرتے۔تو گویا انہوں نے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا بلکہ سارے رسولوں کو جھٹلا دیا ۔

خواتین وحضرات

رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ ان ایات میں

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے کہا کہ میری اطاعت کرو۔میں تمہارے لیے ایک ایماندار رسول ہوں۔ان کی قوم نے کہا کہ کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں۔ تمہاری اطاعت تو حقیر لوگوں نے کی ہے۔نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھے کیا پتہ کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ان کا حساب میرے رب کے ذمے ہے۔میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے دور کرنے والا نہیں ہوں۔اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔نوح علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا کہ اگر آپ باز نہ آئے تو ہم آپ کو سنگسار کر دیں گے۔۔نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے کہا کہ اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے پس تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کردے۔مجھے اور میرے جو ساتھی ایمان والے ہیں ان کو بچالے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے جو کشتی میں بیٹھے ہوئے لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھی تھے جو ان پر ایمان لائے تھے ان کو بچالیا یعنی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی اطاعت کی تھی ان کو

بچالیا اور باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

آپ نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی اطاعت کی وہ لوگ تھے جنھوں نے ان کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کیا تھا یعنی ایمان لانے والے جو ان کے ساتھ کشتی میں بیٹھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالی نے نجات دی۔۔

خواتین وحضرات

اگر ہم رسول الہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہیں تو ہمیں ان کے لائے ہوئے قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے. جیسا کہ لوگوں نے فرقے بنا رکھے ہیں۔اور باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔تو یہ رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔جھٹلانے والے ہیں۔جن پر اللہ تعالی کا عذاب آکر رہے گا۔

نوح علیہ السلام نے صرف ایک رب کی بندگی کا پیغام دیا۔جن لوگوں نے اس پیغام کو مانا۔بس وہی اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے تھے۔اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

- سورہ اعراف آیات 69 کا دوسرا حصہ تا72 پارہ8

۔اور یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمھیں جانشین کیا۔اور تمھیں بڑی زیادہ جسمانی طاقت دی۔بس تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو یاد کرو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔وہ کہنے لگے۔کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے۔کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں۔اور جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ان کو چھوڑ دیں۔پھر اگر تو سچا ہے۔تو ہم پر وہ عذاب لے آ۔اگر تو سچا ہے۔اُس نے کہا۔تم پر تمھارے رب کی طرف سے تم پر ناپا کی اور غضب واقع ہو چکا۔کیا تم مجھے ان کے ناموں کے بارے میں بتا سکتے ہو۔جن کے بارے میں تم جھگڑتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔اللہ تعالی نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔بس تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ پھر ہم نے اس کو ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

مثال نمبر 2

حضرت ہودؑ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب

رسولوں کو جھٹلانے کا کیا مطلب ہے۔ایک رسول کو جھٹلانے کا مطلب ہے گویا سارے رسولوں کو جھٹلانا۔

نوٹ

رسول کی اطاعت کا مطلب ہے۔اس کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لانا

- سورہ شعراء آیات123 تا140 پارہ19

عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔یاد کرو۔جبکہ اُن کے بھائی ہودؑ نے اُن سے کہا تھا۔کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالی سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔بس اللہ تعالی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔۔اور میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔میرا اجر میرے رب العالمین کے ذمے ہے۔ ہر جگہ اونچی جگہ پر بے فائدہ نشانی بناتے ہو اور۔ بڑے بڑے محل بناتے ہو۔گویا تم ہمیشہ رہو گے. اور جب تم ہاتھ ڈالتے ہو بڑا ظالمانہ. ظالموں کی طرح۔پس. اللہ تعالی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

اور اس سے ڈرو.. جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جس کو تم جانتے ہو یعنی اس نے مویشی اور اولاد کی شکل میں تمہاری۔مدد کی اور باغوں سے اور چشموں سے۔بیشک. میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔انہوں نے کہا ہمارے لیے برابر ہے. کہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو. یہ تو پہلے لوگوں کی عادت ہے.۔ہم عذاب دیے جانے والوں میں سے نہیں. پس انہوں نے اسے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔۔بے شک اس میں نشانی ہے. مگر ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔اور بے شک اپ کا رب غالب رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔حضرت ہودؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاد کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا... جب ہود اپنی قوم کے پاس اللہ تعالی کا پیغام لائے اورانہوں نے کہا کہ میں ایک ایماندار رسول یعنی ایمانداری سے پیغام پہنچانے والا ہوں۔توانہوں نے جب ان کے لائے ہوئے پیغام کو نہ مانا اوران کو جھٹلایا. تو گویا انہوں نے پہلے رسولوں کو جھٹلا دیا اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے پھران پر عذاب نازل کردیا. انہوں نے ہودؑ کو جھٹلایا اورانہی کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلا دیا۔اس بات کو سمجھانے کے لیے مثال دیکھیں کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قران پاک میں ہمیں اللہ تعالی کا حکم سنایا ۔کہ اللہ تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لواور تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔۔تو جولوگ بھی فرقے بنائیں گے تو گویا انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دیا بلکہ پہلے رسولوں کو بھی جھٹلا دیا. ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائیں اور پہلے رسولوں پر بھی ایمان لائیں کیونکہ تمام رسولوں کی تعلیمات ایک جیسی تھی۔اللہ تعالی نے سورہ شوریٰ کی ایت نمبر 13 میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جو دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔وہی دوسرے انبیاء کو بھی دیا۔اسی طرح قرآن پاک میں رسول ﷺ نے فرمایا کہ قرآن ان کا ہے جو میرے ساتھی ہیں۔اور یہ ان کی بھی نصیحت تھی جو مجھ سے پہلے تھے۔اسی طرح قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو رسول ﷺ سے کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا۔

ہود علیہ السلام نے ایک رب کی بندگی کا پیغام دیا۔وحی کا پیغام صرف ایک انسان یعنی رسول کے پاس ہوتا ہے

سورہ اعراف آیات 65 تا 69 کا پہلا حصہ پارہ 8

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تو کیا تم پرہیز گار کیوں نہیں بنتے۔

اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں اُس نے کہا اے میری قوم۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے۔بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارا امانت خیر خواہ ہوں۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے۔تاکہ تمھیں خبردار کرے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جولوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کرلیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیز گار لوگ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھران پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔

رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ

کہ ان ایات میں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں ایک تمہارے لیے ایک ایماندار رسول ہوں۔۔۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے۔تاکہ تمھیں خبردار کرے۔ہودؑ کا پیغام دیکھیں۔

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تو کیا تم پرہیز گار کیوں نہیں بنتے۔

اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں اُس نے کہا اے میری قوم۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے۔بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارا امانت خیر خواہ ہوں۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے۔تاکہ تمھیں خبردار کرے۔

خواتین وحضرات

اگر وہ لوگ ایک رب کی بندگی کرلیتے تو ہودؑ کی اطاعت ہوتی۔۔۔۔

خواتین وحضرات

اگر ہم رسول الہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہیں تو ہمیں ان کے لائے ہوئے قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے. جیسا کہ لوگوں نے فرقے بنا رکھے ہیں۔اور باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔تو یہ رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آکر رہے گا۔

مثال نمبر 3

حضرت صالح علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 141 تا145 پارہ19

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جب ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔ میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اور میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا جو چیزیں دنیا میں ہیں۔ تمھیں ان میں امن سے رہنے دیا جائے گا۔ باغات میں اور چشموں میں کھیتوں میں کھجوروں میں جن کے خوشے نرم نازک ہوتے ہیں.. اور تم پہاڑوں میں فخر سے گھر تراشتے ہو۔ بس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ حد سے گزر جانے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو زمین میں فساد کرتے ہیں۔ اور اصلاح نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا بے شک تو تو جادو زدہ لوگوں میں سے ہے.... تم صرف ہمارے جیسے ایک انسان ہو۔ بس لے آ کوئی معجزہ۔ اگر تم سچے ہو۔ صالح علیہ السلام نے کہا یہ۔ ایک اونٹنی ہے۔ ایک دن پانی پینے کی باری اس کی ہے اور ایک دن تمہاری باری مقرر ہے۔ اور اسے تکلیف نہ پہنچانا۔ ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب اجائے گا۔ انہوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا۔ پھر سخت شرمندہ ہوئے۔ پھر ان کو عذاب نے اپ پکڑا۔ بے شک اس میں ایک نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ یہ ایمان نہیں لاتے.. اور بے شک اپ کا رب غالب رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔ حضرت صالح اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ پھر حضرت صالحؑ اس بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ایک اونٹنی کی بات کرتے ہیں۔ کہ اس کے ساتھ برا سلوک مت کرنا۔ مگر ان کی قوم بہت برا سلوک کرتی ہے۔ اور ان پر عذاب آجاتا ہے۔ یہ قوم حضرت صالح کے نہ صرف پیغام کو نہیں مانتی۔ بلکہ اونٹنی کے ساتھ ظلم کر کے عذاب کی مستحق بن جاتی ہے۔ ان کا کہنا تھا۔ تم تو۔ صرف ہمارے جیسے ایک انسان ہو۔۔۔۔۔۔ آپ نے دیکھا کہ وحی کا پیغام صرف ایک انسان کے پاس ہوتا ہے۔ ہزاروں کے پاس نہیں ہوتا۔ جس طرح وحی کا پیغام صرف اور صرف رسول ﷺ کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ ان ایات میں حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا گیا ہے ان کے معجزے کو جھٹلایا گیا۔ ان کی اونٹنی کے ساتھ بدترین سلوک کیا گیا۔ ان ایات میں غور کریں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ثمود کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ وہ لوگ جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا تھا جب انہوں نے صالح علیہ السلام کے ذریعے دیا گیا پیغام نہ قبول کیا۔ تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا یعنی سلسلہ نبوت کو جھٹلایا.. اس لیے اج میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو احادیث کو جھٹلاتا ہے وہ سلسلہ نبوت کو نہیں جھٹلاتا۔ نہ ہی احادیث کا سلسلہ نبوت کے ساتھ کوئی تعلق ہے.. حدیث ایک نقلی وحی ہے.. جس کو قران پاک پر حاکم بنانے کے لیے مدرسوں میں اٹھ اٹھ سال بچوں کو کورس کرواتے ہیں۔ اس طرح ان کو ہپناٹائز کیا جاتا ہے ان کو تعلیمات دی جاتی ہیں۔ کہ صرف ہمارا فرقہ درست ہے۔

ایات کے ذریعے آپ کو دکھانے کا مقصد یہ ہے کہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے پیغام قران پاک کو احادیث کے ذریعے جھٹلاتا ہے۔ وہ نہ صرف رسول ﷺ کو جھٹلاتا ہے بلکہ سلسلہ نبوت کو جھٹلاتا ہے... ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آکر رہے گا۔

خواتین وحضرات

تمام رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔ یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس طرح رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب کیا اور ان سے کہا کہ میں ایک ایماندار رسول ہوں میری اطاعت کرو.. انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ جس طرح کہ تم عمارتیں تراش خراش کر بناتے ہو۔ تم نے کیا یہ سوچ رکھا ہے۔ کہ تم یہیں رہو گے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ آپ تو جادو زدہ ہیں۔ تم تو صرف ہمارے جیسے ایک انسان ہو.. تیرے پاس کوئی معجزہ ہے تو وہ لے آ۔ اگر تو سچا ہے۔ تو حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو ایک معجزہ دیا ایک اونٹنی کا۔ اور کہا کہ ایک دن پانی پینے کی باری تمہاری ہے اور ایک دن باری اونٹنی کی ہے۔ اور ساتھ حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اونٹنی کو کوئی تکلیف نہ دینا۔۔ ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب آجائے گا۔ مگر انہوں نے اس کو کاٹ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا عذاب بھیج دیا۔

آپ نے ان ایات میں دیکھا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے ان کی اطاعت نہیں کی۔ اس کی نافرمانی کی اور تو ان پر عذاب اگیا

مثال نمبر 4

حضرت لوطؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 160 تا 164 پارہ 19

لوط کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا َ جب ان کے بھائی لوطؑ نے کہا کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔ میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم تمام جہانوں میں سے مردوں کے پاس آتے ہو. انہیں چھوڑ دیتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جوڑے میں سے پیدا کیا ہے. کہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو۔ انہوں نے کہا۔ اے لوط تو اگر باز نہ آیا۔ تم ضرور نکال دیے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ لوط علیہ السلام نے کہا بے شک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں.

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے برے اعمال سے نجات دے. بس ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو نجات دی. سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی. پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ہم نے ان پر بارش برسائی بہت ہی بری بارش. جن کو ڈرایا گیا تھا.

بے شک اس میں ایک نشانی ہے مگر اکثر ان میں سے ایمان نہیں لاتے اور اپ کا رب غالب رحم کرنے والا ہے۔

خواتین و حضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔ حضرت لوط اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔

خواتین و حضرات

تمام رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔ یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے۔

رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں کہ ان ایات میں حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے اپنا تعارف کرایا اور ان سے کہا کہ میں ایک ایماندار رسول ہوں. لہذا میری اطاعت کرو. لوط علیہ السلام کی جو قوم تھی۔ وہ بدکردار تھی اور وہ عورتوں کے بجائے مردوں کو پسند کرتی تھی.. نوح علیہ السلام نے کہا کہ تم غیر فطری کام کر رہے ہو۔ اور جوڑے میں سے تمہارے لیے اللہ تعالی نے جسے پیدا کیا ہے یعنی کہ عورتیں تم ان کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو۔ اس طرح تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔ جو فطرت کو چھوڑتا ہے۔ تو وہ حد سے گزرنے والا ہے۔ حضرت لوط کی قوم نے جواب میں ان سے کہا کہ اگر تو باز نہ آیا۔ تو تم ضرور ملک سے نکال دیے جانے والے میں سے ہو جاؤ گے. لوط علیہ السلام کی قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بات نہ مانی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں. لوط علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے برے اعمال سے بچا۔ بس اللہ تعالی نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو سوائے ایک بوڑھی عورت کے نجات دی اور اللہ تعالی نے دوسروں کو ہلاک کر دیا . اللہ تعالی نے ان پر بارش برسائی بہت ہی بری بارش جن کو ڈرایا گیا تھا.

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کی اطاعت نہیں کی بلکہ نافرمانی کی اور اس طرح اللہ تعالی نے ان پر عذاب نازل کیا۔

مثال نمبر 5

حضرت شعیبؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 176 تا 191 پارہ 19

جنگل کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب شعیبؑ نے ان سے کہا۔ کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔ میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ میں تم سے اس کام پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ پورا کیا کرو پیمانہ ناپ تول کا اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والوں میں سے نہ بنو۔ اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ اور لوگوں کو چیزیں کم مت دیا کرو۔ اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ. اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا.. اور گزشتہ مخلوقات کو بھی...... انہوں نے کہا کہ بے شک آپ جادو زدہ لوگوں میں سے ہیں. یعنی جن پر جادو ہوا ہو. تم بھی ہمارے جیسے انسان ہو اور. بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔ پس تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گرا دے. اگر تو سچوں میں سے ہے .

شعیب علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ ۔ پس انہوں نے اس کو جھٹلایا. تو ان کو سائے والے دن کے عذاب نے پکڑا

بے شک وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا. بے شک اس میں نشانی ہے. مگران میں سے اکثرلوگ ایمان لانے والے نہیں اور بے شک آپ کا رب غالب رحم کرنے والا ہے
خواتین وحضرات
رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔
حضرت شعیبؑ اپنی قوم سے خطاب کرر ہے ہیں کہ کہ تم پر ہیز گار کیوں نہیں بنتے۔ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذمے ہے۔
خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔ یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پر ہیز گار لوگ ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے۔
رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔
خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ اس طرح آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔ حضرت شعیبؑ اپنی قوم سے خطاب کرر ہے ہیں۔
کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دا پیغام لانے والا ہوں لہذا میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ رب اللعلمین کے ذمے ہے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔
آپ نے دیکھا کہ تمام رسول جب اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کے پاس لائے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اسی طرح پہنچایا۔ کہ میری اطاعت کرو۔ کیونکہ میں ایمانداری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمھیں پہنچانے والا ہوں۔
ان ایات میں سب سے پہلے شعیب علیہ السلام نے اپنا تعارف کرایا ہے.. کہ میں اللہ تعالی کا ایماندار رسول ہوں میری اطاعت کرو.. اور اپنی قوم کو تجارت کا اصول بتایا کہ جیسا تول کے دیتے ہو۔ ویسا تول کے لو۔ ترازو کو سیدھا رکھو۔ یہ نہیں کہ جب دیتے ہو تو کم تولتے ہو اور جب لیتے ہو تو پورا لیتے ہو حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا کہ فساد نہ کرو. اللہ تعالی سے ڈرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے. ان کی قوم نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تم پر جادو ہوا ہے۔ اور تم بھی ہمارے جیسے انسان ہو۔ بے شک ہم آپ کو جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں اگر تو سچا ہے تو آسمان سے ہم پر ایک ٹکڑا گرا دے۔ اس طرح انہوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ان کو ایک سائے والے دن کے عذاب نے آ پکڑا.
آپ نے دیکھا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھی۔ یعنی پیغام تھا۔ ان کی قوم کا اس بات پر یقین نہیں تھا. اس لیے پھر اللہ تعالی نے ان پر عذاب نازل کیا۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اطاعت نہیں کی اگر وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول تسلیم کر لیتے اور ان کے لائے ہوئے پیغام کو مان لیتے تو وہ ایمان والے ہوتے۔ یہ شعیب علیہ السلام کی اطاعت تھی۔ انہوں نے شعیب علیہ السلام کی نافرمانی کی. اسطرح اگر ہم قران پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اگر ہم قرآن پاک کی نافرمانی کرتے ہیں تو یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے

مثال نمبر 6

خواتین وحضرات
ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے لیے اپنے بازو پھیلا دیں۔ اور نافرمانی کرنے والوں سے کہہ دیں... بے شک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں.
خواتین وحضرات
یاد رہے کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگ وہ ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے خبردار ہونے والے ہوں گے۔ جبکہ نافرمانی کرنے والے لوگ وہ ہوں گے۔ جنہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام قرآن پاک کے حکم کو نہیں مانا۔ جو یہ تھا کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو۔ اور تفرقہ نہ ڈالنا۔ مگر لوگوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا دیا۔ اااور فرقوں میں بٹ گئے ۔ااور مسلم بننے کے بجائے شعیہ دیوبندی بریلوی قادیانی فرقے بنا لیے،، یہ لوگ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے نہیں۔ ان لوگوں کے چول اعمال سے رسول ﷺ بیزار ہیں۔۔ تمام فرقے رسول ﷺ کے لائے پیغام کو ماننے کے بجائے شاعری کرتے ہیں اور نعت گوئی کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک کو قرات کے زریعے گا گا کر سروں میں پڑھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں پر شیطان نازل ہوئے ہیں کیونکہ یہ جھوٹے گناہ گار ہیں

سورہ شعراء آیات 221 تا226ہ15

اور ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا۔ اس میں ہم نے خبردار کرنے والے بھیجے تھے۔ نصیحت کے لیے. اور ہم ظالم نہیں ہیں۔

اور اس قرآن پاک کو لے کر شیطان لے کر نہیں اترے. نہ یہ ان کے مناسب ہے. اور نہ وہ کر سکتے ہیں. بے شک وہ تو اسے سننے سے بھی دور رکھے گئے ہیں. پس. اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو. عذاب دیے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے اور اپنے رشتہ دار و قریب والوں کو خبردار کرو. اور جن لوگوں نے آپ ﷺ کی اطاعت کی ہے۔ ان کے لیے اپنی باہیں پھیلا دیں پھر. اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں. تو کہہ دو.. بے شک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں. اور غالب رحم کرنے والے اللہ تعالی پر بھروسہ کرو جو آپ کو دیکھتا ہے. جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں. آپ کی حرکات کو دیکھتا ہے. سجدہ کرنے والوں میں. بیشک وہ سننے والا علم والا ہے۔۔۔

کیا میں بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں. وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر نازل ہوتے ہیں. جو سننے کے لیے کان لگاتے ہیں. اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں. اور شاعروں کی اطاعت تو گمراہ لوگ کرتے ہیں.. کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں حیران و پریشان پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں. اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اللہ تعالی کو بہت زیادہ یاد کرتے رہے. انہوں نے انتقام لیا جب ان پر ظلم کیا گیا عنقریب جان لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں بات کی ہے جو قران پاک کو نہیں مانتے. ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالی خطاب کر رہے ہیں. ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالی ان ایات میں قران پاک کے بارے میں چند پوائنٹ بتائے ہیں اللہ تعالی نے بتایا ہے. کہ قران پاک کے سلسلے میں تین ذات ہیں۔ جو یہ ہیں۔ ایک اللہ تعالی۔ ایک وہ جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر قرآن پاک نازل کیا اور ایک خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ سارے جہانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اسے روح الامین لے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل ہوا ہے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خبردار کرنے والوں میں سے ہو جائیں یعنی رسولوں میں سے ہو جائیں. اس قرآن پاک کا اللہ تعالی نے ایک پوائنٹ یہ بتایا ہے کہ یہ واضح عربی زبان میں ہے. اس کا دوسرا پوائنٹ اللہ تعالی نے یہ بتایا ہے. کہ قرآن پاک کی تعلیمات پہلی کتابوں میں بھی ہے. تیسرا پوائنٹ اللہ تعالی نے یہ بتایا ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں... اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اگر یہ قرآن پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہ ہوتا اور کسی عجمی پر بھی نازل ہوتا اور وہ بھی ان کو پڑھ کر سنا تا تو لوگوں نے پھر بھی اسے نہیں ماننا تھا... اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جو میرے مجرم ہیں ان کے دلوں میں میں نے رچا بسا دیا ہے کہ جب تک وہ عذاب نہ دیکھ لیں وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے. جب ان پر اچانک عذاب آجائے گا۔ تو پھر کہیں گے۔ کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم جلدی سے ان پر عذاب لے آئیں. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کو برسوں بھی جینے کا موقع دیں اور وہ عذاب آجائے جس کا میں ان سے وعدہ کر رہا ہوں تو یہ جو فائدے اٹھا رہے ہیں ان کے کس کام آئیں گے .... اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم ظالم نہیں ہیں ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا۔ اس میں خبردار کرنے والا بھیجا تھا . کہ وہ انہیں نصیحت کرے. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کو شیطان لے کر نہیں اترے نہ ہی یہ ان کے مناسب ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں. اللہ فرماتے ہیں کہ وہ تو اسے سن بھی نہیں سکتے.

اس طرح جس طرح فرقہ پرست قرآن پاک سننے سے دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو. ورنہ تمھارا شمار عذاب دیے جانے والوں میں سے ہو جائے گا.

خواتین وحضرات

تمام فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کو اللہ تعالی کے سوا معبود بنا رکھا ہے۔ ان کو جب قرآن پاک سنائیں تو ان کی زبان پر ہر وقت ایک ہی جملہ ہے۔ قرآن وسنت سنت کے لیے ہر فرقے کے پاس اپنے اپنے فرقوں کی حدیث کی کتابیں ہیں۔ ان تمام اماموں یعنی ذہنی مریضوں نے چھ چھ لاکھ احادیث میں پانچ پانچ ہزار کو سلیکٹ کیا ۔ اور باقی پانچ لاکھ چورانوے ہزار کو دریا برد کر دیا۔ مزے کہ بات یہ ہے۔ کہ ذہنی مریضوں کو کوئی بھی احادیث کا منکر نہیں کہتا۔ مگر ہم جب قرآن پاک کے ذریعے احادیث کو جھٹلاتے ہیں۔ تو فرقہ پرست ہم پر قتل کو فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ کیا یہ فتویٰ صرف ہمارے لیے ہے۔ ان ذہنی مریضوں کے لیے نہیں۔ ہر فرقہ دوسرے فرقے کی احادیث کو نہیں مانتا تو کیا وہ منکر حدیث نہیں ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ ہر فرقے نے اپنے ذہنی مریض امام کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور سنت کے نام پر تمام فرقہ پرستوں رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا ہے۔۔

اللہ تعالی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اپنی رشتہ داروں اور قریبی لوگوں کو خبردار کرو۔ اور جن لوگوں نے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی . یعنی ان کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لائے... اللہ تعالی نے ان کے بارے میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اپنے بازو پھیلا دیں. یعنی خوش امدید کہیں.. اگر وہ رسول ﷺ کی نافرمانی کریں یعنی ان کے لائے ہوئے پیغام کو نہ مانے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ بے شک میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں اللہ تعالی رسول ﷺ سے فرماتے ہیں غالب رحم کرنے والے اللہ تعالی پر بھروسہ کرو جو آپ کو نماز کی حالت میں دیکھتا ہے. اور سجدے کی حالت میں دیکھتے ہیں.

پھر اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کیا میں اپ کو بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر نازل ہوتے ہیں. وہ لوگ جو شاعروں کی اطاعت کرتے ہیں. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جو وہ کرتے نہیں. کہ ایمان لانے والوں کے اعمال کو اللہ تعالی صالح اعمال کہتے ہیں. یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کا بہت زیادہ یاد کرتے ہیں.

خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی اور روح الامین کے لائے ہوئے قرآن پاک کو ماننے والے ہیں اور جس کے ذریعے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبردار کیا ہے ان کے مقابلے میں وہ لوگ ہیں. جو رسول ﷺ کے لائے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ان کو عربی میں رسول ﷺ نہ سناتے اور اگر کوئی دوسری ہستی کسی اور زبان میں بیان کرتی یعنی کسی بھی زبان میں بتائے یہ پھر بھی قبول نہیں کریں گے.. کہ اللہ تعالی نے فرمایا کی کہ وہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں۔ تو شیطان ہر جھوٹے گناہ گار پر نازل ہوتے ہیں۔
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی نے گمراہ لوگوں کی بات کی ہے۔ جو شیطان کی اطاعت کرتے ہیں. جو خیالی باتیں ہوتی ہیں جو کہ کرنے کی نہیں ہوتی جو کہ صرف خیالی پلاؤ پکاتے ہیں.. جیسا کہ ایک شعر ہے کہ محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ سارے قرآن پاک عبد یعنی غلامی کا لفظ جب بھی استعمال کیا ہے اللہ تعالی نے صرف اپنے بندے کو صرف اپنی بندگی کا حکم دیا ہے۔ اپنی غلامی کا حکم دیا ہے۔ اور جو لوگ بھی اللہ تعالی کے سوا محمد کے غلام ہوں یا کسی غوث پاک کے غلام ہیں۔ تو وہ واضح مشرک ہیں. ان شاعری کرنے والوں کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ہم کیا قرآن پاک کے مطابق شاعری کر رہے ہیں یا کہ ہم خود ہی مشرک بن رہے ہیں.

یہ فرقہ پرست خود کو بہت نیک سمجھتے ہیں اور قرآن پاک پر عمل کرنے والوں کے بارے میں بڑے عجیب وغریب فتوے دیتے ہیں یہ ظلم کرنے والے لوگ ہیں. جب یہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جائیں گے تو ان کو پتہ چلے گا کہ وہ کیا ظلم کرتے رہے۔۔۔

مثال نمبر 7

ملک سباء نے کس طرح سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی۔۔۔

سورہ نمل ایات 20 تا 40 پارہ نمبر 19
اور اس نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا کہ کیا بات ہے ہدہد نظر نہیں آ رہا۔ وہ کہیں غائب ہو جانے والوں میں سے ہے. میں ضرور اسے سزا دوں گا. سخت سزا... یا. اسے ذبح کر ڈالوں گا... وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔۔ اس نے تھوڑی دیر بعد کہا. کہ میں وہ خبر لایا ہوں. جو اپ کو معلوم نہیں ہے.. میں آپ کے پاس سبا سے ایک سچی خبر لایا ہوں... بے شک میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان پر حکومت کرتی ہے. اسے ہر چیز دی گئی ہے... اور اس کا تخت بہت بڑا ہے... میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالی کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے
شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کے لیے آراستہ کر دیا ہے.. بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے. بس وہ ہدایت پر نہیں. یہاں تک کہ وہ اس اللہ تعالی کو سجدہ نہیں کرتے.... جو زمین اور آسمانوں کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے.. اور وہ جانتا ہے. جو تم چھپاتے ہو۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو.. اللہ ہی ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں. وہی عرش عظیم کا رب ہے.... سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے... جا میرے اس خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے. پھر ان سے ہٹ جا اور دیکھ کے وہ کیا جواب دیتے ہیں. ملکہ کہنے لگی. اے میرے سردارو مجھے ایک قابل احترام خط ملا ہے... بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے. اور وہ یہ ہے۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے. میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو۔ اور مسلمین بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ ملکہ نے کہا۔ اے سردارو مجھے اس کام میں مشورہ دو۔ میں کسی معاملے میں اس وقت تک فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو. انہوں نے کہا کہ ہم نہایت طاقتور اور سخت جنگجو ہیں. اور سب اختیار آپ کو ہے.. بس آپ غور کر لیں.. جو آپ حکم دیں. اس نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں. تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں. اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور. یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے. بے شک میں ان کی طرف کچھ تحفے بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں. کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں. جب وہ قاصد سلیمان کے پاس آئے تو سلیمان نے کہا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو. سو اللہ تعالی نے جو مجھے عطا کیا ہے۔ اس سے بہتر ہے. جو تمہیں دیا ہے. بلکہ تم ہی اپنے تحفوں پر خوش رہو. واپس ان کے پاس لوٹ جاؤ. ہم ان پر ایسے لشکر سے چڑھائی کریں گے. ان کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی۔ ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ سخت رسوا ہوں گے. سلیمان نے کہا۔ اے سردارو. تم میں سے کون میرے پاس اس کا تخت لائے گا. اس سے. پہلے کہ وہ مسلمین بن کر میرے پاس آئیں. جنات میں سے ایک دیو نے کہا. اس سے پہلے کہ اپ اپنی جگہ سے اُٹھیں یعنی کہ دربار برخاست ہونے سے پہلے میں لے آؤں گا.. اور بے شک میں طاقتور قابل ایمان دار ہوں۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا. میں یہ آپ کے پاس اپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر دوں گا۔ سلیمان نے جب اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا. تو اس نے کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے. تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا

ہوں یا کفر کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی کرتا ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز عزت والا ہے.. سلیمان نے کہا کہ اس تخت کی شکل بدل ڈالو۔تا کہ ہم دیکھیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں سے ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو ہدایت نہیں پاتے. پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ اپ کا تخت اس جیسا ہے ۔اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے. اس سے پہلے ہمیں آپ کا علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمین بن کر آ گئے ہیں۔. اور اب تک اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی.. بیشک وہ کافر قوم میں سے تھی...اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ. اس نے فرش کو دیکھا تو اس سے گہرا پانی سمجھا..اتنے دونوں پنڈلیاں کھول لیں یعنی اس نے دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا۔سلیمان نے کہا۔بے شک یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے۔ اس نے کہا۔اے میرے رب میں اپنے اپ پر ظلم کرتی رہی۔اب میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا

ان آیات میں ملکہ سبا کو دکھایا گیا ہے جو ایک پڑھی لکھی ملکہ ہے. جو خط کو پڑھ کر سناتی ہے۔

اس کے زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی نے بھی کی ہے ہدہد کی اطلاعات کے مطابق .. ملکہ اور اس کی قوم سورج کی بندگی کرتی ہے... حضرت سلیمان علیہ السلام ان کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں . کس طرح یہ ملکہ سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کرتی ہے.. اور مسلم بن جاتی ہے. ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اس ملکہ کو کو صرف علم اور دانائی کی وجہ سے جانچتے ہیں. اور انہی چیزوں کی بدولت اس کو شکست دیتے ہیں ملکہ کے پاس وسائل کی فراوانی ہے.. جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالی کے رسول ہیں. اور اللہ تعالی نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے. جن دیو ان کے غلام ہیں اور ان کے حکم کے پابند ہیں. یہ رسول اپنے علم اور دانائی اور سوچ بچار کی بدولت اس کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور ملکہ بھی اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانائی علم اور عقل کو مدنظر رکھتی ہے . جبکہ سلیمان علیہ السلام ملکہ کی نسبت کہتے ہیں. کہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں ہے یا نہیں.

جبکہ اپنا تخت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھنے کے بعد ملکہ کہتی ہے۔اس سے پہلے ہمیں آپ کا علم ہو چکا تھا اور اور ہم مسلمین بن کر آ گئے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا اس کتاب میں میں نے بہت سارے رسولوں کے واقعات دکھائے . جس میں اپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنے رسول کی اطاعت نہ کی. اور مسلم نہ بنے اور ان کے لائے پیغام کو جھٹلا دیا

سلیمان علیہ السلام جب ایک ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں ......اس ملکہ کی زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی بھی کرتے ہیں... ان ایات میں حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ کو علم اور دانائی کی بنیاد پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں. اور وہ ملکہ اس دعوت کو دانائی اور علم کی بنیاد پر پرکھ کر قبول کرتی ہے . ان ایات میں حضرت سلمان علیہ السلام بڑی حکمت عملی کے ذریعے خط کے ذریعے ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں. وہ جب ملکہ کو خط لکھتے ہیں تو سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں اور پھر دوٹوک بات کرتے ہیں کہ سرکشی چھوڑ کر مسلمین بن جاؤ.. چونکہ اس خاتون کی حکومت بہت مضبوط ہے۔مگر وہ اپنے سرداروں سے مشورہ کرتی ہے کہ وہ کیا کرے۔سردار اسے کہتے ہیں کہ ہم بہت سخت جنگجو ہیں۔ اور اپ کے اشارے کے منتظر ہیں. مگر ملکہ سوچ بچار سے کام لیتی ہے. اور علم اور دانائی کی بنیاد پر اپنی قوم کو جنگ سے بچا لیتی ہے..۔. اور اس طرح اپنے دانشمند ہونے کا اظہار کرتی ہیں. وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے کہ اس کے تخت جیسا تخت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہے. تو وہ فورا مسلم بن جاتی ہے کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی تھی۔اور پھر وہ شیشوں کے فرش کو پانی سمجھ لیتی ہے۔تو وہ یہ جان لیتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا علم اس سے بہت زیادہ ہے۔. وہ اور اس کی قوم سورج کے پجاری ہوتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالی کا تعارف جان لیتی ہے. تو وہ بھانپ لیتی ہے کہ وہ غلطی پر ہیں . تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام لا کر ایمان بن جاتی ہے.

خواتین وحضرات

میں نے قران پاک سے رسول کی اطاعت کرنے والے جتنے بھی لوگوں کو دکھایا تو اپ نے دیکھا کہ ان کی اکثر قوم نے ان کی اطاعت نہ کی۔مگر جو ملکہ تھی اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور. سرکشی نہ دکھائی. کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی ہے۔وہ جان گئی کہ. جن کا وزیر اطلاعات ایک ہدہد ہے . اور جو اس کے تخت جیسا تخت بنا سکتے ہیں یا جو اس کے تخت کو اٹھا کر لے کے جا سکتے ہیں اس طرح کا فرش بنا سکتے ہیں جس کو وہ پانی سمجھ رہی ہو تو وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں. کیونکہ وہ علم اور عقل میں اس سے بہت زیادہ ہیں۔اس طرح اس نے اپنی دنیا کو بھی بچایا اور اس نے اپنی آخرت کو بھی بچایا. اور وہ سلیمانؑ کے ساتھ ایمان لا کر مسلم بن گئی. اس طرح اس نے اپنی قوم کو ایک خوفناک جنگ سے بچا لیا۔

خواتین حضرات

ہمیں ان ایات سے پتہ چلا کہ جب ملکہ نے تخت کو پہچان لیا. تو اس نے فورا سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ مجھے اپ کے بارے میں پہلے سے ہی علم ہو چکا تھا.. ہم مسلمین بن کر اگئے ہیں. یعنی اسلام قبول کر چکے ہیں . ملکہ نے اقرار کیا کہ جس چیز نے اللہ تعالی سے روکا ہوا تھا وہ اس کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی. وہ اللہ تعالی کی ایک نافرمان قوم میں سے تھی. اس کے بعد جب اس نے شیشے کا فرش دیکھا. اس نے اسے پانی سمجھ کر پانی سے گزرنے کی تیاری کی یعنی اپنے کپڑے سمیٹے. جیسا کہ ہم بھی پانی میں سے گزرنے سے پہلے اپنے کپڑے سمیٹتے ہیں اسی طرح کی پیچویشن ہے. مگر جب سلیمان علیہ السلام نے اسے بتایا کہ یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشے کا فرش ہے.. یہ محل شیشوں سے بنایا گیا ہے. تو اس نے کہا میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں. اس نے کہا کہ اے میرے رب میں اپنے اوپر ظلم کرتی رہی یعنی شرک کرتی رہی... قران پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ تو کرتا ہے مگر شرک کی معافی ہرگز نہیں۔۔۔۔۔
اپ نے دیکھا کہ ملکہ اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی

سوال۔۔۔ان ایات میں ہدہد جو وزیر اطلاعات ہے اس نے کیا خبر دی اور تبلیغ کا کیا پیغام دیا.

جواب ..اس نے توقف کیا یعنی تھوڑا سانس لیا اور کہا. میں اپ کے پاس وہ خبر لایا ہوں. جو اپ نہیں جانتے.. میں اپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں. بے شک میں نے وہاں ایک عورت کو پایا ہے. جو ان پر حکومت کرتی ہے. اور اسے ہر چیز دی گئی ہے. اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے.. میں. نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے... اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوبصورت کر دیے ہیں.... بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے. سو وہ ہدایت پر نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے۔ جو اسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرتا ہے..... اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو.. اللہ ہی ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو عرش عظیم کا رب ہے..

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہدہد بھی ایک معجزہ ہے۔ جو باتیں کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔ اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں گراں قدر علم موجود ہے۔

.

جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول آیا تھا اسی طرح ہمارے پاس صرف رسول ﷺ آئے ہیں۔
کوئی صحابی یا امام اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نہیں بھیجا۔۔

سورہ مزمل۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہی دے گا۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ قیامت والے دن رسول ﷺ ہم پر گواہ ہوں گے جس طرح فرعون پر موسیٰؑ گواہ ہوں گے۔ کوئی صحابی یا امام ہم پر گواہ نہیں ہوگا۔۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس ایت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف صرف ایک رسول ﷺ کو بھیجا ہے۔ جو ہم پر گواہی دے گا۔ جس طرح فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔ جو فرعون پر گواہی دیں گے یاد رہے کہ ہماری طرف کسی راوی کو نہیں بھیجا۔ یاد رہے کہ پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔ تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

سورہ مزمل۔ آیات 15 تا 19۔ پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہی دے گا۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔ اسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔ مگر تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے۔ جولوگ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ اور مشرک ہیں۔ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔ یہ توہین رسالت ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔ اگر ہم بھی اس طریقے پر ایمان نہ لائے۔ تو بے جا ضد میں پڑنے والے ہیں۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔۔ ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

تمام لوگ کلمہ پڑھ کر مسلم بنتے ہیں۔ اور کلمہ پڑھ کر مرتے ہیں۔ یہ ایمان پر نہ جینا ہے اور نہ مرنا ہے۔

ایمان لانے کا اور اسلام لانے کا یہ طریقہ ہے۔ جو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ جولوگ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ایمان اور اسلام نہیں لاتے۔ اس اسلام کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و نا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین و احضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین و حضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاوَ

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاوَ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاوَ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم سکھاتے ہو۔اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کرر ہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاوَ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاوَ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کرر ہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمہو نے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دائرے میں غور کریں۔پہلے تمام نبی بھی رسول ﷺ پر ایمان لائے۔پھر رسول ﷺ نے ان کی تصدیق کی یعنی ان پر ایمان لائے

یادرہے کہ پہلے تمام نبی بھی۔۔رسول ﷺ پر ایمان لائے۔کسی راوی یا نام نہاد امام پر ایمان نہیں لائے۔

اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا۔کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے. جو ان کی تصدیق کرے.

جو تمہارے پاس ہیں... تو تم اس پر ضرور ایمان لانا. اور اس کی مدد کرنا.

سورہ ال عمران ایات 81 تا 82 پارہ نمبر 3

اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا۔کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے. جو ان کی تصدیق کرے . جو تمہارے پاس ہیں... تو تم اس پر ضرور ایمان لانا. اور اس کی مدد کرنا. اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو. اور میرا یہ عہد قبول کرتے ہو. انہوں نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں.. اللہ تعالیٰ نے کہا . تو آپ گواہ رہو. اور میں تمہارے ساتھ خود گواہوں میں سے ہوں. پھر جو کوئی اس کے بعد پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں.

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دائرہ مقرر کر دیا۔ان کے علاوہ کوئی رسول نہیں۔ پہلے نبیوں نے رسول ﷺ کی تصدیق کی۔
اور رسول ﷺ نے اپنی کتاب کے ذریعے پہلے رسولوں کی تصدیق کی۔۔۔
اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام رسولوں سے عہد لیا اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا. اورا قرار لیا اور ان کو گواہ بنایا اور اللہ تعالی خود بھی گواہ بنے...
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی تمام رسولوں کیساتھ گواہ بنے... یادر ہے کہ اللہ تعالی کسی نام نہاد امام یا راوی یا احادیث پر گواہ نہیں بنے
اب اگر کوئی پاگل بیٹھ کر غوث اعظم یا کسی امام یا راوی کی تصدیق کرتا ہے۔یعنی ان کی کہانیاں سناتا ہے۔تو اس نے اپنے پاگل پن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا دائرہ کراس کر لیا۔اس کر کے شرک کر لیا۔

رسول ﷺ کا اپنی قوم سے خطاب

رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی۔یادر ہے کہ احادیث کے کسی راوی کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی گواہی نہیں دی۔اس لیے کہ احادیث کوئی وحی نہیں۔۔۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 88 تا 98۔پارہ 15

آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام رسول ﷺ کا خطاب موجود ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہوں لوگوں کے پاس جب ہدایت یعنی قرآن آگیا تو اس کو ماننے سے کس چیز نے روکا ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح رسول ہوسکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جواب یہ ہے کہ اگر زمین میں فرشتے زندگی بسر کرتے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجنا تھا مگر زمین پر چونکہ انسان بستے ہیں لہذا انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اور اس بات کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف صرف ایک رسول ﷺ کو بھیجا ہے۔جس طرح فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔یاد رہے کہ ہماری طرف کسی راوی کو نہیں بھیجا۔یاد رہے کہ پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔جیسا کہ تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ نافرمانی ہے۔ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالی کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرر ہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالی کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔اسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔ مگر تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ نافرمانی ہے۔ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

ہم سے اور رسول ﷺ سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اسی طرح پہلے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔یادر ہے کہ ہم سے احادیث کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا اور نہ راویوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورہ ذخرف آیات 44 تا 50 پارہ 25

اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے۔ اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔ اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات سمیت فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔ پھر جب وہ انکے پاس ہمارے معجزات کے ساتھ آئے۔ تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔ اور ہم ان کو ایک سے بڑھ کر ایک معجزہ دکھاتے رہے۔ اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا۔ تا کہ وہ رجوع کریں۔ وہ کہنے لگے۔ اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔ جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بیشک ہم ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔ پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔ تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ یعنی رسول ﷺ اور ان کی قوم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی بندگی یعنی غلامی کی جائے۔

یاد رہے کہ لوگوں نے احادیث کے زریعے رسول ﷺ کو معبود بنا رکھا ہے۔ تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے حکم فرقے نہ بنانا اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے تھام لینا۔ کو نہیں مانتے۔ بلکہ رحمان کے ساتھ بنائے گئے معبود یعنی نام نہاد اماموں کی بندگی کرتے ہیں۔ اور ان کے فرقوں کی بندگی کرتے ہیں۔

یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ موسیٰؑ کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ مگر اُن کی حالت یہ تھی۔ اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔ جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بیشک ہم ہدایت پانے والے ہیں۔ پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔ تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو مختلف عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور ہدایت یعنی تورات کو حاصل کرلیں۔ اور وہ لوگ وعدہ بھی کرتے۔ مگر عذاب جب ان پر سے ٹل جاتا۔ تو وہ اپنے وعدے سے پھر جاتے۔ اور کتاب کی طرف نہ آتے۔

ان آیات میں صرف رسولوں کے نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی۔ رسول ﷺ کو بھی ان کی اتباع کرنے کا کہا گیا۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔ یاد رہے کہ ان آیات میں کسی راوی کا نام نہیں ہے۔۔۔۔۔

اگر ہم راویوں کی یا نام نہاد اماموں کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ جب رسول ﷺ بھی پہلے رسولوں کی ہدایت پر چلے۔ تو نام نہاد امام نے کیوں رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کی۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ یعنی کتاب دی تھی۔ اور انکی اُولاد میں داؤ اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہدایت دی اور ہم نے ان کو چن لیا۔ اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وہ جسے چاہے اس کے زریعے اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔

یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔ بس اگر ان باتوں کا انکار کریں۔ تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کے نافرمان نہیں ہیں۔

تو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت پر چلیں۔ کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل نہیں کیا۔ تو کہہ دو۔ کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔ جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔ جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔ تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔ اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔ اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔ جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔ کہہ دو۔ اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔ پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔ اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔ تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو ڈرائیں۔ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی

خواتین وحضرات

یاد رہے۔کہ یہ لوگ ہمارے لیے مشغل راہ ہیں۔ہم نے ان کی ہدایت میں غور کرنا ہے۔اوران کے راستے پر چلنا ہے۔جس راستے پر رسول ﷺ چلے۔اگر ہم نے کتاب حکمت اور نبوت والے رسولوں کے بجائے راویوں اور نام نہاد اماموں کے راستے پر چلے تو ہم مشرک ہیں۔اور شرک وہ جرم ہے۔جس کی معافی ہرگز نہیں۔

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس سے لوگوں کو ڈرائیں۔یعنی خبر دار کریں

سوال ہے کیا ہم قرآن پاک سے ڈرنے والی باتوں کو جانتے ہیں۔یعنی خبر دار ہیں۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف رسول ﷺ کے بارے میں کہا کہ بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔یعنی آپ ﷺ رسولوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ان کے بعد کوئی رسول نہیں ہے۔نہ کوئی صحابی رسول ہے۔نہ کوئی راوی رسول ہے اور نہ ہی احادیث وحی ۔۔۔۔۔حقیقت تو یہ ہے کہ لوگ رسول ﷺ کے بجائے اپنے اپنے نام نہاد اماموں پر اوران کی احادیث پر ایمان رکھتے ہیں۔اس طرح ان میں اکثر لوگوں پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوتے تو حکمت والے قرآن پاک پر ایمان لاتے۔اس طرح صراط مستقیم پر ہوتے۔

سورہ یاسین آیت 2 تا 7 پارہ 22

قرآن پاک کی قسم۔جو حکمت سے بھرا ہوا ہے۔بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں آپ سیدھے راستے پر ہیں۔جو غالب بڑے ہی رحم کرنے والے نے نازل کیا ہے۔تاکہ آپ اس قوم کو خبر دار کریں۔جن کے باپ دادا کو خبر دار نہیں کیا گیا تھا۔اس لیے غافل ہیں۔ان میں اکثر لوگوں پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔آپ سیدھے راستے پر ہیں۔جو غالب بڑے ہی رحم کرنے والے نے نازل کیا ہے۔تاکہ آپ اس قوم کو خبر دار کریں۔جن کے باپ دادا کو خبر دار نہیں کیا گیا تھا۔ن میں اکثر لوگوں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف رسول ﷺ کے بارے میں کہا کہ بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔یعنی آپ ﷺ رسولوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ان کے بعد کوئی رسول نہیں ہے۔نہ کوئی صحابی رسول ہے۔نہ کوئی راوی رسول ہے اور نہ ہی احادیث وحی ۔۔۔۔۔حقیقت تو یہ ہے کہ لوگ رسول ﷺ کے بجائے اپنے اپنے نام نہاد اماموں پر اوران کی احادیث پر ایمان رکھتے ہیں۔اس طرح ان میں اکثر لوگوں پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوتے تو حکمت والے قرآن پاک پر ایمان لاتے۔اس طرح صراط مستقیم پر ہوتے۔

خواتین وحضرات

جس طرح لوگ فرقوں پر ہیں اور قرآن پاک کو ثواب کی کتاب بنا دیا گیا ہے۔رٹنے کی کتاب بنا دیا گیا ہے۔قرٲت کی کتاب بنا دیا گیا ہے میرا سوال ہے کہ کیا یہ رسول ﷺ کی نافرمانی نہیں۔توہین رسالت نہیں۔اللہ تعالیٰ کی توہین نہیں۔قرآن پاک کی توہین نہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو لوگوں کے لیے آزمائش کہا۔اور اختلاف کرنے والوں کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اختلافات کے بارے تمہیں بتادے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ چاہتے تو ہمیں ایک امت بھی بنا سکتے تھے۔

سورہ المائدہ آیات 48 تا 50 پارہ 6

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سچی کتاب نازل کی ہے. ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہیں جو پہلے سے تھی اوران کی محافظ بھی ہے. آپ ان کے درمیان ان احکام کے مطابق

فیصلہ کریں.... جواللہ تعالی نے نازل کیے ہیں. اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشات کی اطاعت نہ کریں۔ ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت اور طریقہ مقرر کیا اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا۔لیکن اس لیے کہ اللہ تعالی نے تمہیں جو دیا ہے اس میں تمہاری از مائش کرے. نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو آخر تم سب کو اللہ تعالی کی طرف لوٹنا ہے. وہ تمہیں بتا دے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے

اوران کے درمیان اس کے مطابق حکم کریں جو اللہ تعالی نے نازل کیا ہے۔. ان کی خواہشات کی اطاعت نہ کریں. اوران سے محتاط رہیے کہ کہیں. اللہ تعالی کے کسی حکم میں جو اللہ تعالی نے آپ پر نازل کیا ہے۔آپ کو فتنہ میں نہ ڈالیں... اگر وہ پھر جائیں تو جان لیجیے کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی ان کو سزا دے.. اوراس میں شک نہیں کہ اکثر لوگ نافرمان ہیں... تو کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں.... اوریقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل کی ہے۔وہ سچ ہے اوراس سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی ان کی تصدیق کرتی ہے۔ اوران کی محافظ بھی ہے۔ ۔پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔آپ ان کے درمیان ان احکام کے مطابق فیصلہ کریں.... جو اللہ تعالی نے نازل کیے ہیں. اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشات کی اطاعت نہ کریں۔

خواتین وحضرات

:قرآن پاک لوگوں کی آزمائش ہے. جو لوگ قرآن پاک میں اختلاف کریں گے. تو قیامت والے دن اللہ تعالی بتادیں گے جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں فرقہ پرست لوگ کھل کر سامنے آتے ہیں۔ جو یہ بات کرتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔وہ بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔تو دیکھیں قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اگر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو قیامت والے دن خود بتا دے گا کہ یہ کیا بات تھی۔مگر اللہ تعالیٰ فرقے بنانے والوں کو نہیں چھوڑے گا. جنہوں نے قرآن پاک کے مقابلے میں وحی بنائی. جسے احادیث کہتے ہیں۔اوراس کو قرآن پاک پر حاکم بنا رکھا ہے. احادیث کی تصدیق نہ پہلے رسولوں نے کی ہے۔نہ اللہ تعالی نے کی ہے نہ قرآن پاک کرتا ہے۔ ہر فرقہ اپنے خواہشات کی اطاعت کے لیے احادیث استعمال کرتے ہیں۔۔اس طرح جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالی پر یقین کرتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کوئی نہیں ہے

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچی کتاب نازل کی ہے. جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو پہلے نازل شدہ ہیں اوران کی محافظ بھی ہے.

اپ نے دیکھا کہ قرآن پاک احادیث کی کتابوں کی محافظ نہیں ہے بلکہ اپنے سے پہلی والی کتابوں کی محافظ ہے... اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالی نے آپ پر نازل کیا ہے ان احکام کے مطابق فیصلہ کریں. ۔اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس اللہ تعالی نے پہنچادی ہے لوگوں کی خواہشات کی اطاعت نہ کریں. ۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر امت کے لیے ایک شریعت اور طریقہ مقرر کیا ہے اور اگر اللہ تعالی چاہتا ہے تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا. اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں جو قرآن پاک دیا ہے اس میں تمہاری از مائش کرے. اللہ تعالی فرماتے ہیں. نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔تم سب نے اللہ تعالی کی طرف لوٹنا ہے۔وہ تمہیں بتا دے گا. جن میں تم اختلاف کرتے تھے. اللہ تعالی دوبارہ فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان قرآن پاک کے مطابق فیصلہ کریں اوران سے محتاط رہیں کہ آپ کو کہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔اگر وہ پھر جائے. یعنی قرآن پاک کی بات نہ مانیں یعنی مرتد ہو جائیں تو جان لیجیے کہ وہ گنہگار ہیں۔اللہ تعالی ان کو ان کے بعض گناہ کی سزا دینا چاہتے ہیں. اوران میں سے اکثر نافرمان ہیں.. اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کون کرسکتا ہے

تمام فرقہ پرست قرآن پاک کے مقابلے میں تشریح آڑ میں اپنے اپنے فرقوں کی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔اس طرح وہ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں۔حالانکہ یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلہ کون کرسکتا ہے۔۔۔

جاہلیت کا ایک فیصلہ دیکھیں۔

۔سورہ ال عمران کی آیت 101 اور 102 اللہ تعالیٰ کا حکم کہ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالی کی رسی کو سب مل کر مظبوطی سے تھام لیں۔اس کے مقابلے میں جاہلیت کا فیصلہ یہ ہوا۔کہ تہتر فرقوں والی حدیث کے زریعے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو چھوڑ کر فرقے بنالیے۔اورسنی شعیہ بریلوی دیوبندی قادیانی بن گئے۔

تمہارے پاس ایک خبردار کرنے والا بھی آیا یعنی ایک ڈرانے والا آیا نوٹ کریں لفظ ایک آیا ہے۔

قرآن پاک کے مقابلے میں نام نہاد امام احادیث کو وحی کہتے ہیں۔اس طرح ہزاروں راوی خبردار کرنے والے ہرگز نہیں۔

.سورہ فاطر ایات 31 تا 37 پارہ نمبر 22

اورہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے وہ سچ ہے. اوراس سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی ہیں . ان کی تصدیق کرتی ہے... بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں سے باخبر دیکھنے والا ہے.. پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جن کو منتخب کیا ان کو کتاب کا وارث بنایا.. ان میں سے بعض اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اور بعض ان میں سے متوسط ہیں. اوران میں سے بعض اللہ تعالی کی اجازت سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں...... یہی اللہ تعالی کا سب سے بڑا فضل ہے...... ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں. جن میں وہ

داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔۔ وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ وہ کہیں گے سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کی بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کی جگہ پر پہنچا دیا۔۔۔۔ اس میں نا ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ تھکاوٹ ہوگئی۔۔۔
اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ ان کو قضا آئے گی۔ کہ وہ مرجائیں۔۔ اور نہ ہی ان سے اس کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ اس طرح ہم ہر نافرمان کو سزا دیتے ہیں۔ وہ اس میں فریاد کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال دے۔ تاکہ صالح عمل کریں۔ نہ کہ وہ جو ہم پہلے کرتے تھے۔۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی۔ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو نصیحت حاصل کر سکتا تھا۔ اور تمہارے پاس ایک خبردار کرنے والا بھی آیا۔ پس مزہ چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب وحی کی ہے وہ سچ ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی ان کی تصدیق کرتی ہے۔
اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے بندوں میں سے جن کو منتخب کیا ان کو کتاب کا وارث بنایا۔ سے بعض اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اور بعض درمیانے ہیں اور ان میں سے بعض اللہ تعالی کی اجازت سے۔ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہی اللہ تعالی کا بڑا فضل ہے۔ ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ وہ کہیں گے۔ سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے والی جگہ پر پہنچایا۔ اس میں نا ہمیں تکلیف ہوگی اور نہ تھکاوٹ ہوگی۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی۔ ان کے لیے جہنم کی اگ ہے ان کو نہ قضا ائے گی کہ وہ مرجائیں۔ اور نہ ہی ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اس طرح ہم ہر نافرمان کو سزا دیتے ہیں۔ اس میں فریاد کریں گے کہ ہمارے رب ہمیں یہاں سے نکال دیں تاکہ ہم صالح عمل کریں یعنی وہ عمل نہ کریں جو ہم پہلے کرتے تھے۔ اللہ تعالی فرمائیں گے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو نصیحت حاصل کر سکتا تھا۔ تمھارے پاس ایک خبردار کرنے والا آیا بس مزہ چکھو ظالموں کو کوئی مددگار نہیں
اپ نے دیکھا کہ قران پاک وہ وہ سچ ہے جو اللہ تعالی کا بھیجا ہوا سچ ہے جو کہ پہلے کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ یاد رہے کہ قران پاک کے بعد لوگوں کی لکھی ہوئی کہانیاں یعنی احادیث کی کتابیں کی قران پاک تصدیق نہیں کرتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔۔ بے۔ شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق یعنی قرآن پاک کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

سورہ فاطر آیات 23 تا 26 پارہ نمبر 22
اپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔۔ بے۔ شک ہم نے آپ کو حق یعنی قرآن پاک کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔
اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں ایک خبردار کرنے والا نہ گزر چکا ہو۔ اگر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں۔ تو بے شک ان سے پہلے لوگوں نے بھی اسی طرح جھٹلایا تھا۔۔ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل صحیفے روشن کتاب لے کر آئے۔۔ پھر جنہوں نے نافرمانی کی۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا

خواتین وحضرات

اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ یعنی قران پاک کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی امت نہیں گزری جس میں ہم نے خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ لیے لوگ اپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں تو بے شک ان سے پہلے بھی لوگوں نے اسی طرح جھٹلایا تھا ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور روشن کتاب لے کر آئے پھر جنہوں نے نافرمانی کی پھر میرا عذاب کیسا تھا
افسوس کی بات ہے۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دیا ہے۔ مگر اس کا طرز عمل ذرا منفرد ہے کہ انہوں نے احادیث بنا کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی قران پاک کو جھٹلا دیا ہے یعنی رسول کو جھٹلا دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے قران پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے تو فرقہ پرستوں نے 73 فرقوں کی حدیث کی اڑ میں فرقے بنا لیے ہیں اور اللہ تعالی کے حکم یعنی قران پاک کو چھوڑ دیا ہے یعنی اللہ تعالی کے رسی کو چھوڑ دیا ہے۔ س طرح۔ انہوں نے قران پاک کو جھٹلا دیا ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہی اپنے رب کے نزدیک سچے ہیں اور گواہ ہیں۔

سورہ حدید آیت 19 پارہ 27
اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور گواہ ہیں۔ اُن کے لیے اجر ہے اور اُن کے لیے روشنی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

ہے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں روشنی کا ذکر بھی ہے۔روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔جنہوں نے قرآن پاک کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں گے۔یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے رسولوں کو ماننے کا حکم دیا ہوگا۔ویسے مانا ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہونگے۔۔اور جنہوں کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔اور اپنی من پسند مرضی کی ہوگی وہ اللہ کی آیات جھٹلانے والے ہیں اور دوزخی ہیں۔البتہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات میں رسولوں کو مانا ہوگا۔ان کی تعظیم وتکریم کی ہوگی۔وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔اور چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے مطابق مانا ہوگا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روشنی ہے۔اس لیے قیامت والے دن وہ قرآن پاک کی روشنی میں ہونگے۔اور ان کو اللہ تعالیٰ اجر بھی دیں گے۔ااور جنہوں نے قرآن پاک کو جھٹلایا ہوگا۔وہی دوزخی ہیں۔

اس طریقے پر رسول ﷺ ایمان لائے اور ہمیں بھی سکھایا۔جبکہ رسول ﷺ کی نافرمان امت کلمے کے زریعے ایمان لاتی ہے۔جس کا طریقہ پورے قرآن پاک میں نہیں ہے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے رسول ﷺ کے طریقے پر ایمان لائیں گے۔اور ساتھ کہیں گے۔۔ہم نے سنا اور اطاعت کرلی۔اور ہم بخشش چاہتے ہیں۔اے ہمارے رب اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

سورہ البقرہ آیت 285 پارہ3

رسول ﷺ اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔اور تمام ایمان والے بھی۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔اور رسولوں پر ایمان لائے۔اور اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کرلی۔اور ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔اے ہمارے رب اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسولوں پر ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔اس طریقے سے سول ﷺ بھی ایمان لائے اور تمام ایمان والے لوگ بھی۔ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔ہم اس طرح کہیں کہ ہم قرآن پاک پر ایمان لائے اس کے فرشتوں پر کتابوں پر اور تمام رسولوں پر ایمان لائے۔۔رسولوں پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کسی رسول میں فرق نہ کریں۔اس بات کو سنیں اور کہیں کہ ہم نے اس کی اطاعت کی۔اس طرح ہم ایمان والے بن جائیں گے۔

اور ہمارے فرقے والےہمیں صرف یہ سکھاتے ہیں۔کہ ہمارے رسول سب سے اعلیٰ ہیں اور سب رسول انسے نیچا درجہ رکھتے ہیں۔اور نہ جانے کیا کیا کہانیاں سناتے ہیں۔یہ ایمان نہیں ہے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے اس کو غور سے سننا سمجھنا ہے اور اس کی اطاعت کرنی ہے۔پھر آپ ایمان والے بنیں گے۔

مرتد کی کوئی سزا نہیں۔

اس ایت میں ان لوگوں کا زکر ہے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے۔پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔یاد رہے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے کا مطلب ہے کسی فرقے کی اطاعت کرلینا۔۔

سورہ نساءآیت 137 پارہ5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ایمان لاوَ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی ہے۔اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔بے شک جو لوگ ایمان لائے۔پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں۔ ہم قرآن پاک پر ایمان لائیں جس نے اس کے فرشتوں اس کی کتابوں کا انکار کیا۔اور اس کے رسولوں کا انکار کیا بیشک وہ گمراہی میں بڑی دور چلے گئے۔پہلے اگر لوگ ایمان لائیں پھر اسکا کفر یعنی فرقے بنالیں پھر اس پر ایمان لے آئیں۔پھر اس کا کفر کرلیں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت کریں اور ایسے ہی مر جائیں۔تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کریگا۔اور نہ انہیں ہدایت کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔یعنی انہیں قرآن پاک سے ہدایت نہیں دے گا۔

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔۔تو یہی لوگ ہیں ۔جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائیگا۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ررحم کرنے والا ہے۔

سورہ نساء آیات 150 تا 152 پارہ 6

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں۔اور چاہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔اور وہ چاہتے ہیں۔کہ اس کے درمیان میں سے کوئی راستہ نکالیں۔تو یہی لوگ سچے کافر ہیں۔اور ہم نے ان کافروں کے لیے زلیل کرنے والا عذاب تیار کررکھا ہے۔اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائیگا۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ررحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک بیان رسولوں کے بارے میں دیا ہے۔جو رسولوں میں فرق کرے گا او ور کوئی نیا راستہ نکالے گا تو وہی اصلی کافر ہے۔اور جو رسولوں میں فرق نہیں کرے گا۔اللہ تعالیٰ ان کو عن قریب اجر عطا فرمائے گا۔اور ایسے ہی لوگوں کو بخشا جائے گا۔کیونکہ ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیلیے روشنی ہوگی۔اا ور ایسے ہی فرمابرداروں کو اجر ملے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحدید کی آیت 19 میں بتایا ہے۔ اگر ہم نے رسولوں میں فرق کیا۔تو یہ کفر ہمیں زلیل کرنے والے عذاب میں دھکیل دے گا۔

تمام فرقہ پرست طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔کیونکہ وہ قرآن پاک کے تین سو سال بعد لوگوں کی لکھی گیئں کتابوں پر ایمان لاتے ہیں صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم ایمان لائے کہنے سے کوئی مومن نہیں بنتا۔

سورہ المائدہ۔آیات 59 تا 61۔پارہ نمبر 6

اے کتاب والو!تم ہم میں کیا بُرائی دیکھتے ہو سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اُس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور ان پر جو پہلے نازل کی گئی اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتاؤں جن کا انجام خدا کے نزدیک بہت بُرا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔اور اس میں بعض کو بندر اور سور بنا دیا گیا اور جنھوں نے طاغوت کی غلامی کی انہی لوگوں کا ٹھکانہ بُرا ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے آئے تھے۔اور کفر لیے ہوئے ہی واپس گئے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے قرآن پاک پر ایمان لانا اور قرآن پاک سے پہلے کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا بہت بُرا ٹھکانہ ہے بندر اور سور بنائے جانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔جو طاغوت کی غلامی کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے اور وہ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو چکے ہیں۔جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ یہ صرف منہ سے کہتے ہیں ان کے دل ویسے ہی ہیں یعنی جن باتوں پر تھے انہیں پر ہیں جیسے کفر لے کر آئے تھے جن چیزوں کی اطاعت کرتے تھے ویسے ہی ان کا دل ان پر مضبوط ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیات ہیں کفر والا دل لے کر آئے تھے اور ویسے ہی واپس چلے گئے یہی حال ہمارے فرقہ والوں کا ہے منہ سے ایمان کا کہتے ہیں جبکہ فرمابرداری اپنے فرقے کی کرتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور نہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔بلکہ اپنے نام نہاد مفسر کی اطاعت کرتے ہیں۔

ان آیات میں کامیاب ہونے والے لوگوں کی مکمل تفصیل ہے۔دیکھیں

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

سورہ البقرہ آیات 2 تا 9 پارہ نمبر 1

یہ ایسی کتاب ہے۔جس میں شک کی گنجائش نہیں۔اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا۔آپ انہیں خبردار کریں یا

نہ کریں۔ان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ان کا عمل اس پیکج پر مشتمل ہے ۔ یہ پرہیزگاروں ہیں کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے (نبیوں پر) اتاری گئی تھی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ایسے ہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کو دکھا رہا ہے۔جنھوں نے کفر کیا ہے۔یعنی نافرمان ہیں،جنھوں نے فرقے بنائے ہیں۔آپ ﷺ انہیں قرآن پاک سے خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو لوگ کافر ہیں یعنی جنھوں نے فرقے بنائے ہیں۔رسول ﷺ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔اُن کے لیے برابر ہے ۔یعنی یہ فرقہ پرست رسول ﷺ کی نہیں سنتے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۔اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔مگر وہ ایمان والے نہیں ہیں۔اور وہ ایمان والوں کو اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

یاددہانی کے لیے ایمان لانے کا یہ طریقہ دوبارہ دیکھیں

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔اگر ہم بھی اس طریقے پر ایمان نہ لائے۔تو بے جا ضد میں پڑنے والے ہیں۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا ۔ہرگز نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

یاددہانی کے لیے ایمان لانے کا یہ طریقہ دوبارہ دیکھیں

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔یعنی اسلام ہے،

وحی اور غیر وحی میں فرق کیسے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے وحی صرف ایک انسان یعنی رسول ﷺ کی طرف بھیجی۔اس کے علاوہ کسی صحابی کی طرف یا راوی کی طرف یا امام کی طرف نہیں بھیجی۔یہ فرق ہے وحی اور غیر وحی میں،جو رسول ﷺ کے پاس ہے وہ وحی ہے اور جو راویوں کے پاس ہے وہ جھوٹ ہے،

سورہ یونس آیات 1 تا 2 پارہ 11

الف لام را۔یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے ۔کہ انہی میں سے ایک انسان پر وحی بھیجی۔کہ لوگوں کو ڈراوٗ۔اور ایمان والوں کو خوش خبری دے دو۔کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔کافروں نے کہا ۔کہ بیشک یہ تو ایک واضح جادوگر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں للہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب فرمارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں۔ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔کو خوش خبری کے زریعے خبردار کرو۔کہ ان کے لیے اُن کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔اُس وقت کے کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں نے کہا۔کہ بیشک آپ ﷺ تو ایک واضح جادوگر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو وہ مرد و خواتین جو رسول ﷺ کی پکار پر ایمان لائے ہوں،

سورہ آل عمرآن آیات 191 تا 200 پارہ 4

جو لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوتے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔اے میرے رب تونے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔تو پاک ہے۔بس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔اے میرے رب جس کو تو نے جہنم میں داخل کردیا۔تو تو نے اُسے زلیل کردیا۔اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔جو ایمان کے لیے پکاررہا تھا۔کہ اپنے رب پر ایمان لے آوٗ۔تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی۔کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔اور جنہیں میرے راستے میں تکلیف دی گئی۔اور وہ لڑے اور مارے گئے۔یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کردوں گا۔اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔

اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کتاب پر جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ نیز اور اس سے پہلے جو کتابیں ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔ ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ انھی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔ اور لگے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں تین قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو رسول ﷺ کی دعوت کی وجہ سے اپنے رب پر ایمان لے آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں ۔ جو قرآن پاک پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر نہیں بیچتے۔ انہی کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر کی تلقین کرتے رہو۔ اور لگے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو زمین اور آسمانوں کی پیدائیش میں غور کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرتے ہیں

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔

اے ہمارے رب ہمیں وہ عطا کر۔ جو تو نے اپنے رسولوں کے زریعے وعدہ کیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔۔ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی۔ کہ بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا مرد ہو یا عورت۔ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں دوسری قسم دکھاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

جنہیں میرے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر تکلیف دی گئی۔ اور وہ لڑے اور مارے گئے۔ یقیناً میں ان کی برائیوں کو دور کر دوں گا۔ اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا ۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کی تیسری قسم دکھاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ ان کا شہروں میں چلنا پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے ۔ یہ تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

رسولوں پر ایمان لانے کا کیا طریقہ ہے

سورہ ہود 120 تا123 پارہ12

اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔ اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے۔

اور کہہ دو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے۔ کہ تم اپنے جگہ عمل کیے جاؤ۔ بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔ اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور رسولوں کے قصوں میں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان سے آپ کے دل کو ثابت قدم رکھتے ہیں۔ اور ان کے قصوں میں جو بات آپ تک پہنچتی ہے۔ وہ سچ ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔۔ آپ ﷺ ان لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں جو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور انہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں ۔ کہ تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ۔ بے شک ہم اپنی جگہ عمل کیے جاتے ہیں۔ اور انتظار کرو بے شک ہم بھی انظار کرتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کے تمام غیب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اور اسکی طرف سب کے سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ بس اسی کی غلامی کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس سے آپ کا رب بے خبر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری آیات کی نافرمانی تو صرف کافر ہی کرتے ہیں،

سورہ عنکبوت۔ آیات 45 تا52۔ پارہ نمبر 21

اس کتاب کو پڑھتے رہیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک تو سب سے

بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو اور صرف اُن میں سے ان لوگوں سے جھگڑا کرو۔ جو ظالم ہیں اور کہو ہم تو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور ہم اسی کے فرمابردار ہیں۔ ہم نے اس طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔ (یعنی تورات والے) اور ان میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں۔ (یعنی مکہ والے) اور ہماری آیات کا انکار تو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ نہ تو کتاب پڑھ سکتے تھے۔ اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے شک کرتے۔ بلکہ قرآن تو واضح دلیل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔ جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف مبین سے ڈرانے والا ہوں۔ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ کہ ہم نے ان پر کتاب نازل کی ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ کی اطاعت کرتے اور اللہ کا کفر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن کی آیات تو واضح دلائل والی آیات ہیں۔ جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیات سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جس دل میں قرآن پاک کا علم ہے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے سینوں میں قرآن پاک کا علم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کیا لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ اس مین ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی اور نبی کریمؐ کی گواہی دے رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی اور رسولؐ کی گواہی کو مانتے ہیں یا اس کے خلاف چل رہے ہیں قرآن پاک کو کافی نہیں سمجھتے اور فرقوں کی اطاعت اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

سورہ انفال آیت نمبر 1 کا آخری حصہ تا 4 پارہ 9

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

بیشک امومن تو وہ ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور اپنے پروردگار پر اعتماد کرتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں بس یہی سچے مومن ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس درجات ہیں۔ ان کی بخشش ہے۔ اور بہترین رزق ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سچے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ اپنے رب پر اعتماد کرتے ہیں۔ یعنی ان کا دل مضبوط ہو جاتا ہے۔ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ایمان والے یعنی قرآن پاک سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کو بڑے بڑے درجات ملیں گے۔ ان آیات میں ایک سچے مومن کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی مکمل یشریح کی گئی ہے۔ سچے مومن کو دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ سچے مومن تو وہ ہیں۔ کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے۔ تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں درجات ہیں۔ ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور ان کے لیے عزت روزی ہے۔

سورہ یونس آیات 94 تا 97 پارہ 11

اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے۔ جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے۔ یقیناً آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے۔ لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ ان کے پاس سارے معجزے آجائیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ کہ اگر آپ کو قرآن میں کسی قسم کا شک ہو تو ان لوگوں سے ان کی کتاب کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ جو انجیل، تورات، زبور وغیرہ پڑھتے ہیں۔ یہ معلومات کہ یعنی واقعی اللہ تعالی کی طرف سے کتاب آتی ہے۔ جو سچ ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری طرف قرآن پاک سچ آیا ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔ بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کا

سورہ النسآء آیت 47 پارہ 5

اے کتاب والو! جو کتاب قرآن ہم نے نازل کیا ہے۔ جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جو تمہارے پاس موجود ہیں۔ تو تم اس کتاب پر ایمان لے آؤ۔ اس وقت سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کر دیں جیسے اہل بست والوں پر کی تھی۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی تمام کتاب والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قرآن پاک پر ایمان لے آؤ۔ یعنی اس کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالی کا عذاب آجائے۔ جیسے بست والے لوگوں پر آیا تھا۔ یا تمہارے چہرے بگاڑ کر پیچھے کی طرف پھیر دوں۔

خواتین وحضرات!

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ اس پیغام میں ہم لوگ بھی شامل ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 253 تا 254 پارہ 3

یہ وہ رسول ہیں۔ جن میں سے ہم نے ان کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور بعض کے درجے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔ اور روح القدس یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے۔ لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا۔ اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو وہ اپس میں نہ لڑتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اے ایمان والو جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے۔ کہ جس میں خرید وفروخت نہ ہو گی۔ اور نہ دوستی اور سفاش کام آئے گی۔ اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ ہم نے رسول میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور بعض کے درجے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ کو واضح دلائل دیے۔ یعنی معجزے دیے۔ اور روح القدس یعنی پاک کلام یعنی انجیل سے اُس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو لوگ ان پیغمبروں کے آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ جب کہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے۔ لیکن لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں سے کوئی ایمان لایا۔ اور کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

حصہ سوم

تمام رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زریعے ایک رب کی بندگی یعنی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

سورہ انبیاء آیت 24 پارہ 17

اور آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف صرف یہی وحی کی۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ سے پہلے جتنے رسول آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف بھی صرف یہی وحی کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

ہے۔صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔

۔رسول ﷺ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 88 تا 98۔پارہ 15

آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

نوحؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ نوح آیات 2 تا 3 کا پہلا حصہ پارہ 29

بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔کہ اپنی قوم کو ڈرادو۔اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے ۔اُس نے کہا اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اور اُس سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔وہ تمھارے گناہ بخش دیگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔جنہوں نے اپنی قوم سے کہا۔کہ اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اور اُس سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔وہ تمھارے گناہ بخشے دیگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی قبول کرنا تھا۔جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ بخش دینے تھے۔یعنی رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی غلامی اختیار کرنا ہوتا ہے۔یاد رہے کہ نوحؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی۔جیسا کہ رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کو قبول کرنا ہوگا۔یعنی قرآن پاک کو قبول کرنا ہوگا۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے جس سے رسول ﷺ نے واضح خبردار کیا۔اگر ہم نے رسول ﷺ کی ااطاعت کی یعنی قرآن پاک کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی غلامی کی۔تو اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بھی بخش دیگا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اسی طرح کی آیت کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

جولوگ قرآن پاک کی اطاعت کریں گے۔اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے ایسے لوگوں کو رسول ﷺ نے بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دی ہے۔

سورہ یاسین۔آیت 11۔پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کرسکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو خبردار کرسکتے ہیں۔جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری دے دیجیے اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت آنے والے ہر انسان کے لیے ہے۔

ذرا سوچیں کہ کیا آپ قرآن پاک کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا آپ نے رسول ﷺ سے خوش خبری سن لی ہے۔اور وصول کرلی ہے۔اور اس پر عمل کررہے ہیں۔یا فرقہ پرستی کا شکار ہوکر گمراہ ہوچکے ہیں۔

سورہ زمر۔آیات 17 تا 20۔پارہ نمبر 23

اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہوجائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور جولوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھراس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے ۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ان آیات میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کی بہترین باتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔یا نام نہاد مفسر ہوں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے بندوں یعنی غلاموں سے کہہ دیجئے۔کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمھیں خوب جانتا ہے۔اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا تمھیں خوب جانتا ہے کہ اسے کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

رسول ﷺ نے فرمایا میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔اور تمھارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا فرقوں کی۔کیا ہم نے اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو اپنایا ہے۔ہرگز نہیں۔بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کے ذریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔یا بے خبر۔ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔اور ہم نے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔چلو ایک ہی مثال دے دو۔قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بد نام تھا۔یہود اور نصارٰی نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

رسول ﷺ نے فرمایا میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے

سورہ انعام۔آیات 48 تا 50۔پارہ 7

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ایمان لے آیا اور اپنی اصلاح کر لی تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو ان کی نافرمانی کی وجہ سے سخت عذاب دیا جائے گا۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں پھر کیا تم غور وفکر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کے بھیجنے کے مقصد کو بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو انہی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔وہ لے کر آتے ہیں۔

پھر جو کوئی ایمان لے آئے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مان لے اور ان کی اطاعت کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کے لیے قیامت والے دن کوئی غم اور پریشانی نہیں ہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا انہیں نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

ان آیات میں آنکھوں والا وہ ہے۔ جوایمان لے آتا ہے اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر قیامت والے دن کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ جبکہ اندھا وہ ہوگا جوایمان لانے کے بجائے یہ باتیں کرے گا۔ کہ رسول کے پاس اللہ کے خزانے تھے یا نہیں تھے اور رسول ﷺ غیب جانتا ہے یا نہیں جانتا ہے۔ یا رسول فرشتہ تھے یا نہیں تھے۔ بلکہ وہ صرف وہ کام کریگا جو رسول ﷺ نے کیا تھا۔ رسول صرف اللہ تعالیٰ کی وحی کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔ اب جو وحی کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو یہ رسول ﷺ کی ااطاعت ہوگی۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں پھر کیا تم غور وفکر نہیں کرتے۔

عیسیٰؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ ذخرف 63 تا 64 پارہ 25

اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔ تو اُسنے کہا۔ کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔ اور اسلیے بھی آیا ہوں۔ کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کردوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ االلہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ بیشک میراا ور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔ جن میں تمھیں اختلاف ہے۔ میری اطاعت کرو۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ یعنی عیسیٰ کی اطاعت کا مطلب ہے۔ ایک رب کی بندگی یعنی غلامی تھا۔ اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 161۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ جو درست دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت۔ جو یکسو تھی۔ یعنی جو ایک للہ تعالیٰ کا ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھی یعنی سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا زکر موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔

سیدھے راستے کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں قرآن پاک سیدھا راستہ ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔ آیات 60 تا 70۔ پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری بندگی یعنی غلامی کرنا یہ سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ ڈرائے ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن

بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔ کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر یعنی فرقہ پرستی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے ساتھ مکالمہ

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔ اور سیدھا راستہ ہوتا ہے۔

آئیں حضرت ہودؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ ہود۔ آیت 53 تا 60۔ پارہ 12

انہوں نے کہا۔ اے ہودؑ تم ہمارے پاس تو کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کس نے تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا ہے ہود نے کہا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو۔ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو اس کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر داؤ آزما لو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے جتنے جاندار ہیں سب کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے او پھر اگر تم پھر جاؤ تو میں نے یقیناً ہر وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کرے گا اور تم اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بے شک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے ان کو نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر مغرور سرکش کی اطاعت کرتے رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائیگی۔ یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ہودعلیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب دکھایا گیا ہے آپ نے دیکھا کہ ہودعلیہ السلام اپنی قوم کو سیدھا راستہ بتا رہے ہیں کہ سیدھے راستے پر صرف میرا رب ہے اور اگر تم منہ موڑتے ہو تو یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں پھر گر تم پھر جاتے ہو یعنی اپنے رب کے پیغام نہیں مانتے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا اور تم اس کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکو اس کے علاوہ ہوڈ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رب پر بھروسہ کیا جو میرا اور تمہارا بھی رب ہے جتنے جاندار ہیں وہ سب کی پیشانی تھامے ہوئے ہیں۔لیکن انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور ان پر عذاب آیا۔

حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود آیات 61 تا 63۔ پارہ نمبر 12

اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی بندگی یعنی غلامی سے روکتا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی بندگی یعنی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی بندگی یعنی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا ۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمران آیت 143 پارہ 3

اور محمد ﷺ نہیں ہیں۔مگر ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔اور آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔تو کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں۔یا قتل کر دیے جائیں۔تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو جلد بدلہ دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہے ۔کہ محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں۔کیا انکے فوت ہو جانے کے بعد تم للہ تعالیٰ کے پیغام سے مرتد ہو جاؤ گے۔

موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا۔کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم۔کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔تو ہم نے اسے پھینک دیا۔پھر اسی طرح سامری نے ڈالا۔پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔جو وہ بھول گیا۔پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔پس تم میری اطاعت کرو۔اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔انہوں نے کہا ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔اور اس پر جمے رہیں گے۔یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آ جائیں۔موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا ۔کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں ۔کس بات نے تجھے روکا۔موسیٰؑ نے کہا۔کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔یعنی فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہیں کی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔ کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔ یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔ کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو معبود سمجھنا۔
ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔ کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا۔ وہ یہی بات تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانا۔ اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔

سورہ النساء آیت نمبر 59

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرو۔۔ یعنی قران پاک کی طرف لوٹا دو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ یعنی قران پاک کی اطاعت کرو۔ اور حکومت والوں کی اطاعت کرو

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قران پاک کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور حکومت والوں کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی اگر ہمارا کوئی مسئلہ ہے تو ہم اسے قران پاک میں دیکھیں گے اگر ہمیں وہاں سے کوئی واضح سمجھ نہیں اتی تو ہم پھر حکومت یعنی جو ہماری عدالتیں ہیں تو ان کی اطاعت کریں کہ وہ کیا کہتے ہیں وہ اگر پھر بھی ایسا کوئی مسئلہ ہو کہ اختلاف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے پھر قران پاک کی طرف لوٹا دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا مطلب ہے۔ ایمان لے آنا۔ اسلام لے آنا۔ اگر کوئی خود کو اطیعو اللہ واطیعو الرسول کا پاسدار کہتا ہے۔

تو اسے ایمان اور اسلا؛م کے مطلب کو جاننا ہی گا۔ ورنہ وہ نہ مسلم ہے نہ ایمان والا

سورہ حجرات۔ آیات 15 تا 18۔ پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے او اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے اگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم لوگ بھی ان دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم بن چکے ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔
وہ دیہاتی ان پڑھ تھے۔ پھر بھی رسول ﷺ اسے اسلام کا مطلب پوچھ سکتے تھے۔ مگر ہم نے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود جس پیغام کی مدد سے اسلام سمجھنا تھا۔ رسول ﷺ سے اسلام سیکھنا تھا۔ اسے ہی اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ ہم اسلام کا مطلب کب جانیں گے۔ کیا دیہاتیواں کی طرح منہ سے کہہ دینے کے بعد ہم ایمان والے بن جائیں گے اور کیا یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ اسطرح اللہ تعالیٰ مان جائے گا۔ کیا اس طرح کہنے سے ایمان ہمیں مل جائے گا۔ بھلے ہمیں اسلام اور ایمان کے مطلب کا بھی پتہ نہ ہو۔

سورہ اعراف۔آیات 60 تا 64۔پارہ 8

ہم نے نوحؑ کوان کی قوم کی طرف بھیجا۔پھر اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔بے شک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں ہے۔بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم رکھتا ہوں اور تم علم نہیں رکھتے۔کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے آئی ہے جو تم میں سے ہی ہے تاکہ تمہیں خبردار کرے۔اور تم پرہیزگار بن جاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے پھر انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے اُسکو اور جو کشتی میں سوار تھے نجات دی۔اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے غرق کر دیا بیشک وہ اندھے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا خطاب سنایا گیا ہے۔کہ لوگ صرف اس لیے ان کو گمراہ کہہ رہے ہیں کہ وہ انہیں میں سے تھے۔حالانکہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی۔لیکن انہوں نے حضرت نوحؑ کی ایک نہ سنی۔ان کو جھٹلا دیا۔دراصل انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔وہ غرق ہو گئے۔ اور جن لوگوں نہیں جھٹلایا تھا۔وہ بچ گئے۔حالانکہ مبین تو نوحؑ کے پاس تھی جسے وہ نصیحت کہہ رہے ہیں۔لیکن کافر نوحؑ کو واضح گمراہ کہہ رہے ہیں۔یعنی مبین کافر نوحؑ کو گمراہ کہہ رہے ہیں۔یعنی بے خبر انسان کہہ رہے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ انہیں مبین کافر کہہ رہے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے واضح نافرمان۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اور اس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔یعنی اس میں کوئی مذاق نہیں ہے۔

رسولوں کی اطاعت کا مطلب ہے۔قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان لانا۔

سورہ ابرہیم آیات 42 تا 44 پارہ 13

ظالم اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں۔اس سے جو وہ کرتے ہیں۔وہ تو ان کو مہلت دیتا ہے۔اُس دن تک جس میں ان کی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔ اور وہ اپنے سر اُٹھائے دوڑے جا رہے ہونگے۔ان کی نظریں ان کی طرف نہ لوٹ سکیں گی اور ان کے دل اُڑے جا رہے ہونگے۔اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ۔جب ان پر عذاب آئے گا۔تو وہ جو ظالم تھے تو وہ کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت کے لیے مہلت دے دے۔کہ ہم تیری دعوت قبول کریں۔اور رسولوں کی اطاعت کریں۔کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے۔کہ تمھارے لیے کوئی زوال نہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے جو عذاب کے وقت کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کی دعوت قبول کرنا ہے۔تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے یعنی رسول ﷺ کی دعوت قبول نہیں کرتے۔اس لیے ان پر جب عذاب آئیگا۔ تو ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی آئیگا۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کے بجائے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ عذاب کے وقت فرقہ پرست کہیں گے۔کہ ہمارے رب ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔یعنی قرآن پاک کو قبول کر لیں۔اللہ تعالیٰ کہیں گے۔کہ کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے۔کہ تمھارے لیے کوئی زوال نہیں۔

سورہ طہ۔آیت **134**۔پارہ نمبر **16**

اور اگر ہم انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف رسولؐ کیوں نہ بھیجا، کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کتابیں نازل کرنے کی وجہ بتائی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ویسے لوگوں کو ہلاک کردیتے تو وہ یہ بہانہ کرسکتے ہیں کہ ہماری طرف اگر رسول آئے ہوتے تو ہم تیری آیات کی اطاعت اختیار کر لیتے لوگوں نے پھر یہ کہنا تھا۔ثابت ہوا کہ رسول کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کے آیات کی اطاعت ہے۔

اسی طرح کی ایک اور آیت پیش خدمت ہے

سورہ انعام آیت 27 پارہ نمبر 7

کاش آپ انہیں دیکھیں جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور ہم اپنے رب کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننا اور اسکی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔

آئیں اب ایک اور آیت دیکھتے ہیں

سورہ القصص آیت 47 پارہ نمبر 20

اگر ایسا نہ ہوتا کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی پھر وہ کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننا اور اسکی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔اور یہی رسول کی اطاعت ہے۔

اگر ہم پر اب ایسا عذاب آجائے تو آپ کیا بہانہ کریں گے کہ ہمارے پاس قرآن پاک کھولنے کیلئے ٹائم نہیں تھا لہٰذا ہم نے فرقوں کی اطاعت اختیار کرلی۔

سورہ قلم۔آیات 44 اور 45۔پارہ نمبر 29

لہٰذا جو اس کلام کو جھٹلاتا ہے۔اس کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ہم بتدریج یوں تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں اور میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو جھٹلانے والوں سے کس قدر ناراض ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے نبی ﷺ ان لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو میں ان کو تباہی کی طرف ایسے لے جاؤں گا کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا جن لوگوں نے قرآن سے غفلت اختیار کررکھی ہے اپنے حالات کا جائزہ لیں تو کیا ہم تباہی کی طرف نہیں جا رہے ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم قرآن پاک سے لاپرواہی میں زندگی گزارتے ہیں اور پتہ ہی نہیں چلتا کہ ہم اچانک مرجاتے ہیں پس تباہی ہماری منتظر ہے کاش کہ ہم قرآن کو کھول لیں اس کو اچھی طرح جان لیں اور مان لیں کاش۔

سورہ ال عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضدتھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپؐ کتاب والوں اور اُمیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے۔ رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہوکر فرقے بنالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح بندے یعنی غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں بندگی یعنی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کردیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہوجائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کردیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام لوگوں تک برابر یعنی ایک جیسا پہنچا دیا ہے۔ اگر کوئی انسان پھر اس پیغام سے مرتد ہوتا ہے۔ تو رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میں نہیں جانتا کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔ یعنی قیامت کا دن جب اللہ تعالیٰ تمام باتوں کا فیصلہ کریں گے۔ یعنی وہ دن کب واقع ہونے والا ہے۔

سوال سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ انعام آیات 127 پارہ 8۔ اور یہ آپ کے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کردیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جواب دیا ہے ''قرآن پاک'' جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔ ان آیات میں قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

سوال سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ مریم۔ آیت 36 پارہ 16

اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے بس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کا رب ہے۔اس کی بندگی یعنی غلامی سیدھا راستہ ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس کی غلامی اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔

آئیں سیدھے راستے کا جواب ایک اور آیت سے دیکھتے ہیں۔

سوال سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ نور آیت 46 پارہ 18

بیشک ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سیدھے راستے کا جواب ہے۔قرآن پاک جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح لائل والی آیات بیان کردیں ہیں اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ان آیات سے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب دوبارہ قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں اور ایک دوسری جگہ سے صراط مستقیم کا جواب تلاش کرتے ہیں۔سورہ یاسین آیات 4 تا 5 پارہ 22۔آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں جو زبردست اور بڑے ہی مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پاک سیدھا راستہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔یعنی رسول ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب قرآن پاک سے دوبارہ سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں

سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

’’یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے

ہیں یادر ہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ’دہر‘‘ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیات 56 تا 57۔پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتاَ سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تا کہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جاسکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دورہ کر جہنم سے بچ سکیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کرلے۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔پارہ 26

اور جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو آپ ﷺ کی طرف لے آئے تا کہ وہ قرآن سنیں جب وہ قرآن کے پاس حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو جاؤ پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف خبر دار کرنے والے بن کر گئے۔اور کہنے لگے اے ہماری قوم بے شک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو سچے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی ولی نہ ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ان جنات کا ذکر ہے جنہوں نے قرآن سنا اور پھر وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف گئے اور انہیں قرآن پاک کی دعوت دی اور دعوت قبول نہ کرنے والوں کے بارے میں کہا کہ قیامت والے دن ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی یعنی دوست نہیں ہوگا۔

آپ نے دیکھا کہ جنات کے اس گروہ کو اللہ تعالیٰ نے خبردار کرنے والا کہا ان کی اہمیت ،عظمت دیکھئے کہ جو لفظ رسولوں کیلئے استعمال کیا گیا وہی لفظ ان کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے یعنی جو بھی قرآن پاک کا علم دوسروں تک پہنچائے گا وہ خبردار کرنے والے کی لسٹ میں آکر شاندار درجہ پائے گا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ رسول ﷺ کو فرقہ پرستوں نے قبول ہی نہیں کیا۔ اور نہ اس پر ایمان لائے ہیں۔کیونکہ وہ تو ہر وقت ہزاروں لوگوں کا نام لیتے ہیں۔اپنے فرقے کی کتابوں کی بات کرتے ہیں۔رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔اسلام اسلام اور ایمان ایمان کہنے سے وہ اسلام یا ایمان کے حقدار تو نہیں بن جائیں گے۔جبکہ اللہ تعالیٰ اسلام اور ایمان کو قرآن پاک میں بار بار دکھاتے ہیں۔اور سمجھاتے ہیں۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تھا۔

سورہ ملک۔آیات 6 تا 11۔پارہ 29

اور جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔جب وہ اس میں ڈالیں جائیں گے۔تو وہ اسکی چیخیں سنیں گے۔اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔قریب ہوگا کہ غصے کی وجہ سے پھٹ جائے گی۔جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو دوزخ کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہائے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا وہ کہیں گے کیوں نہیں بیشک خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا پھر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا۔تم ہی بڑی گمراہی میں پڑے ہو۔پھر کہیں گے کاش ہم سن لیتے یا سمجھ لیتے تو ہم آج دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔پس وہ اپنے جرم کا اعتراف کرلیں گے تو لعنت ہے دوزخیوں پر۔اور جو اپنے رب کو دیکھے بغیر ڈرتے رہے۔اُن کے لیے بخشش ہے۔اور بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول کو جھٹلانے کا کیا طریقہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کلام کو نہ مانا جائے اس طرح رسول کو جھٹلایا جاتا ہے کلام پر ایمان لے آنا رسول پر ایمان لانا ہے۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہوگا۔دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنے رب سے کفر نہیں کیا ہوگا۔ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں۔جو کسی نہ کسی فرقے پر ہیں۔ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔جب وہ اس میں ڈالیں جائیں گے۔تو وہ اسکی چیخیں سنیں گے۔اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔قریب ہوگا کہ غصے کی وجہ سے پھٹ جائے گی جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو دوزخ کے محافظ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہائے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا۔وہ کہیں گے کیوں نہیں بیشک خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا۔پھر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا۔تم ہی بڑی گمراہی میں پڑے ہو۔پھر کہیں گے کاش ہم سن لیتے یا سمجھ لیتے تو ہم آج دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔پس وہ اپنے جرم کا اعتراف کرلیں گے تو لعنت ہے دوزخیوں پر۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنے رب سے کفر نہیں کیا ہوگا۔رسول کے زریعے بھیجے گئے اللہ تعالیٰ کے کلام کو قبول کیا ہوگا۔ جو اپنے رب کو دیکھے بغیر ڈرتے رہے۔اُن کے لیے بخشش ہے۔اور بہت بڑا اجر ہے۔یعنی ان کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔اگر ہم ان آیات کا خلاصہ دیکھنا چاہیں تو اس کے لیے زرا اس آیت میں غور کریں۔

سورہ یاسین۔آیت 11۔پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کرسکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو خبردار کرسکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری دے دیجئے اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت آنے والے ہر انسان کے لیے ہے۔

زرا سوچیں کہ آپ قرآن پاک کی اطاعت کررہے ہیں یا فرقوں کی اطاعت کرکے کافر بن چکے ہیں؟؟ اور آپ کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

سورہ انشقاق۔آیات 20 تا 30۔پارہ 30

پھر ان کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ کافر تو اسے جھٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں پس آپ انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ان کیلئے اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اور نیک اعمال اسے کہتے ہیں جو قرآن پاک کے مطابق ہوں ایسے لوگوں کیلئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور جو کافر ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں جو قرآن

پاک کی باتیں سن کر مرغوب نہیں ہوتے اور سجدہ نہیں کرتے یعنی اطاعت وفرمانبرداری کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا جھٹلا دیتے ہیں۔ جھٹلانے والے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔

سورہ نبا۔ آیات 39 تا 40۔ پارہ 30

یہ وہ دن ہے جو سچ ہے۔ پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا ٹھکانہ بنالے۔ بیشک ہم نے تمہیں عذاب سے ڈرایا ہے جو قریب آنے والا ہے۔ اس دن وہ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوگا۔ اور کافر کہیں گے کاش میں خاک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہم جو کچھ دنیا میں کرتے ہیں وہ اعمال نامہ اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے آگے بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ وہ دن ہے جو سچ ہے یعنی قیامت کا دن ایک حقیقت ہے۔

خواتین وحضرات!

جس طرح بارش برستی ہے تو وہ ایک حقیقت ہوتی ہے جسطرح آندھی طوفان آتا ہے وہ ایک حقیقت ہوتا ہے جسطرح سیلاب آتا ہے وہ ایک حقیقت ہوتا ہے جسطرح برف پڑتی ہے، سیلاب آتا ہے، زلزلہ آتا ہے، اسی طرح قیامت کا دن بھی ایک حقیقت ہے۔ جب وہ آموجود ہوگا۔ کافر یعنی فرقہ پرست قیامت والے دن کہیں گے کاش میں خاک ہوتا۔ اس لیے کہ قرآن پاک سے بغاوت کا انجام دیکھیں لیں گے۔ اس لیے قیامت والے دن کہیں گے کاش میں خاک ہوتا۔

سورہ حجر آیات 87 تا 99 پارہ 14

ہم نے آپ ﷺ کو سات آیات دیں ہیں۔ جو بار بار دھرائیں جاتی ہیں۔ اور عظیم قرآن بھی دیا ہے۔ لہذا ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو جو سامان حیات دے رکھا ہے۔ ادھر نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اور نہ ہی اس کے لیے غم زدہ ہوں۔ اور اپنے بازو ایمان والوں کے لیے جھکا دیں۔ اور آپ ﷺ کہہ دیں۔ کہ میں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ جیسا کہ ہم نے عذاب نازل کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر ڈالا تھا۔ آپ کے رب کی قسم ان سے ضرور پوچھیں گے۔ جو وہ کرتے رہے۔
پس کھول کر سنا دیجیے جو کچھ آپ ﷺ کو حکم دیا جاتا ہے۔ اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔ بیشک ہم آپ کا مذاق اُڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود بنالیے ہیں۔ پھر ان کو جلد معلوم ہوجائے گا اور بیشک ہم جانتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اس سے آپ ﷺ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ بس آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجایئے۔ اور اپنے رب کی بندگی یعنی غلامی کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین آجائے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو سات آیات یعنی سورہ فاتحہ اور عظیم قرآن دیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

سورہ فاتحہ ایک سوالنامہ ہے اور قرآن کریم اسکا جواب نامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو سورہ فاتحہ اور عظیم قرآن پاک دیا ہے لہذا ہم نے مختلف لوگوں کو جو ساز وسامان دیا ہے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور نہ پریشان ہوں اور ایمان والوں کیلئے اپنے بازو جھکا دیں اور کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والوں ا اور اس کی اطاعت کرنیوالوں کے ساتھ نبی ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے۔ کہ ان کے لیے اپنی بازو پھیلا دیں۔ یعنی خوش آمدید کہیں اور دولتمندوں کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے پاس سات آیات یعنی سورہ فاتحہ ہے اور عظیم قرآن موجود ہے۔ آپ تو اس قرآن پاک سے صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ کیونکہ جن قوموں نے پہلے اپنے قرآن پاک کو آپس میں تقسیم کرلیا۔ یعنی ٹکڑے ٹکڑے کرلیا۔ کسی نے کچھ باتوں کو پکڑلیا۔ اور کسی نے کچھ کو پکڑلیا۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔ اور ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے بارے میں ضرور پوچھیں گے۔
ان آیات میں فرقے بنانے والوں کی بات ہوئی ہے۔ جو اختلاف کر کے قرآن کی کچھ باتوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ اور فرقہ فرقہ ہوجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر عذاب آجاتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات بتائی ہوتی ہے۔ وہ رد کر دی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور یہ رسول کا مذاق ہوتا ہے۔ اور فرقے بنانے والے یعنی قرآن کو ٹکڑے کرنے والوں کی بات لوگ مان لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر عذاب آجاتا ہے۔

قرآن پاک کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے۔

اور نام نہاد مفسر نما چیز کی بات کو حرفِ آخر مان لیا جاتا ہے۔ یعنی نام نہاد مفسر کو سچا سمجھا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ ا اور یہ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا ہے

یعنی ان لوگوں کا خدا مفسر نما کوئی چیز ہوا۔ یہ لوگ مفسر نما چیز کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد مفسر کی غلامی کی جاتی ہے۔اس طرح لوگ فرقوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔اس طرح شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔اوراسی شرک میں موت آجاتی ہے۔

فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کورد کرتے ہیں۔یعنی ٹھکراتے ہیں۔اور رسول ﷺ کا مذاق اُڑاتے ہیں۔جس طرح فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلا رکھا ہے۔اسی طرح کے فرقہ پرست مشرکوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔پس کھول کر سنا دیجیے جو کچھ آپ ﷺ کو حکم دیا جاتا ہے۔اورمشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔بیشک ہم آپ کا مذاق اُڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود بنالیے ہیں۔پھران کو جلد معلوم ہوجائے گااور بیشک ہم جانتے ہیں۔کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔اس سے آپ ﷺ کا دل تنگ ہوتا ہے۔بس آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیےاور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجایئے۔اوراپنے رب کی بندگی یعنی غلامی کرتے رہیے۔یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین آجائے ۔

خواتین وحضرات

اگر ہم قرآن پاک میں غور نہ کیا۔ اوران نام نہاد مفسر کی بات کو مانتے ہیں۔گویا ہم نے ان کو معبود بنالیا۔ان باتوں سے رسول ﷺ کا دل تنگ ہوتا ہے۔کیونکہ وہ ہمارے پاس قرآن پاک لائے ہیں۔نہ کہ نام نہاد مفسر نما یہ چیزیں۔

خواتین وحضرات

یہ نام نہادمفسر نامی چیزیں نہ تو ایمان کا مطلب جانتی ہیں۔نہ اسلام کا مطلب جانتی ہیں۔ان کے پاس نہ ایمان ہے اور نہ اسلام۔قرآن پاک کے مطابق یہ نام نہاد مفسر نامی چیزیں کافر ہیں۔مشرک ہیں۔مرتد ہیں۔منافق ہیں۔ظالم ہیں۔گمراہ ہیں اور جہنمی ہیں۔اورلوگوں سے قرآن دور کررکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شیطان بن کر کھڑے ہیں۔ان سارے مضوعات پرمیری کتابیں موجود ہیں اسے آپ قرآن پاک سے چیک کریں۔تاکہ آپ کے سامنے سچ اور جھوٹ واضح ہوجائے۔

واضح دلائل یعنی بیِّنٰت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اوراس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کے صفاتی نام بھی واضح دلائل تھے۔مگراُن کے پاس کتاب کے ساتھ ساتھ معجزہ بھی تھا۔لہذا واضح دلائل میں معجزہ بھی آتا تھا۔جبکہ قرآن پاک ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے معجزے کوریجکٹ کردیا۔اورقرآن پاک کے علم کو تاقیامت آمر کردیا ۔کیونکہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔اورنہ کتاب آئے گی۔

رسول ﷺ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف کوئی خبردار کرنے والا نہیں بھیجا۔۔۔اور نہ ان کو کوئی کتاب دے رکھی تھی۔۔۔

سورہ سبا۔آیات 43 تا44۔پارہ 22

اور جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جو تمہیں روکنا چاہتا ہے ان سے جن کی تم اور تمہارے باپ دادا بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو بنایا ہوا جھوٹ ہے اور جب کافروں کے پاس سچ یعنی قرآن آگیا۔توانہوں نے کہا کہ یہ تو واضح جادو ہے۔اور ہم نے نہ ان کو کوئی کتاب دے رکھی تھی جن کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ ہم نے ان کی جانب کوئی خبردار کرنے والا بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ لوگ قرآن پاک کی آیات سن کر کہتے کہ یہ انسان یعنی نبی تمہیں ان کی غلامی سے روکنا چاہتا ہے جن کی غلامی تمہارے باپ دادا کرتے چلے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تو انہیں نہ کتاب دے رکھی تھی کہ اسے پڑھتے ہوں اور نہ ہی ان کی طرف کوئی رسول بھیجا تھا۔

خواتین وحضرات!

ہم لوگوں نے رسول ﷺ کو یعنی ان کی لائی ہوئی کتاب چھوڑ کر اپنے باپ دادا کی بندگی کررہے ہیں۔اور نام نہاد مفسروں کو اوران کے فرقوں کو پکڑ لیا ہے۔کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے کوئی کتابیں دے رکھی ہیں۔یا کوئی انکی طرف دوسرا رسول آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

) سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی کی چیز ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اوراس صورت میں تمھیں وہ دوست بنالیتے۔اوراگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضروراُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اورموت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھرآپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ نہ میں اس قرآن کے سوا کوئی قرآن دے سکتا ہوں اور مجھے قرآن پاک میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

) سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کرسکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو احادیث کے لیے منع کردیا۔

سورہ حجرات آیت 53 کے پہلے چار حصے کا ترجمہ پارہ 22

اے ایمان والو۔تم نبی کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو۔مگر جب تمھیں اجازت دی جائے۔کھانے کے لیے۔کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو۔اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے۔تو اُس وقت داخل ہو جاؤ۔پھر جب کھانا کھالو تو اُٹھ کر چلے جاؤ۔اور حدیثوں کے لیے نہ بیٹھے رہو۔بیشک تمھاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ سچ سے نہیں شرماتا۔اور تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔تمھاری یہ بات تمھارے لیے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔ یہ قرآن پاک تو یقینی سچائی ہے۔اور بیشک یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔

) سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگاتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلاشبہ یہ کافروں یعنی فرمانوں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے احادیث جیسی کسی چیز کو وحی کہہ سکتے ہیں

یہ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل ہے۔کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا جو علم میرے پاس آیا ہے۔وہ آپ کے پاس نہیں آیا۔بس آپ میری اطاعت کریں۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس آپ میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس آپ میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

نوٹ؛؛؛؛؛؛؛

یہ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل ہے۔کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری اطاعت کریں۔کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا میرا حلیہ ہے ویسے آپ بھی بنالو۔یا میری طرح کا لباس پہنو۔ہرگز نہیں۔ہرگز نہیں۔ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے فرمایا۔کہ جو علم میرے پاس آیا ہے۔وہ آپ کے پاس نہیں آیا۔بس آپ میری اطاعت کریں۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے نوٹ کیا کہ وہ علم کی بات کر رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس آیا ہے۔یعنی وحی یعنی کتاب

سورہ احقاف۔آیت 35 کا آخری حصہ۔پارہ 26

اس (پیغام یعنی قرآن پاک) کو پہنچا دیجیے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو اندھا ہے۔کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھتا ہے۔اس کا مطلب ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے وہ اندھا ہے۔

سورہ مجادلہ۔آیت 18 تا 22۔پارہ 28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور یہ سمجھیں گے کہ ان کا کچھ کام بن جائے گا۔سن لو یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔جس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔

سن لو شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔یقیناً یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔آپ کبھی انہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی لگائیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں بیٹے

ہوں یا بھائی ہو یا کنبے والے ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ذریعے ان کی مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہیں ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہے۔ سن لو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے نصیحت یعنی قرآن پاک پر توجہ نہ دی تھی۔ اسے بھلا رکھا تھا۔ قیامت والے دن وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سچا بننے کے لیے قسمیں کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہی لوگ ہیں جن کو شیطان نے قابو میں کر لیا ہے اور انہیں اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔ یہی قرآن پاک بھولنے والے لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں اور قرآن پاک بھولنے لوگ وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یعنی جو قرآن کو چھوڑتا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان بیٹھا دیا ہے اور ایک روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے ان کی مدد کی ہے۔

ایمان رکھنے والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اسکی اطاعت کرنے والے لوگ باغوں میں رہیں گے۔۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہیں ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہے۔ سن لو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روح ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے سورہ شوریٰ کی آیت 52 حصہ اول پارہ 25 دیکھیں۔ ترجمہ: اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی۔

خواتین و حضرات!

آئیں اس بات کو دوبارہ قرآن پاک سے چیک کرتے ہیں۔ سورہ نحل آیت 2 پارہ نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے کہ تم خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں بس مجھ سے ہی ڈرو۔

حق صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر اوپر سے ڈالا ہے ۔ اور رسول ﷺ نے اسکی اطاعت کی۔ اور یہ ان کی ہدایت کی وجہ تھی۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کا دعویٰ کرنے والے ہیں اور ہدایت چاہتے ہیں،، تو ہم بھی اسی وحی کی اطاعت کریں گے۔ جو رسول ﷺ پر اوپر سے ڈالا گیا ہے۔ یاد رہے کہ احادیث اوپر سے رسول ﷺ پر نہیں ڈالی گئیں۔ بلکہ تین سو سال بعد لوگوں نے پوچھ پوچھ کر اکھٹی کیں ہیں۔

سورہ سبا ایت نمبر 48.50 پارہ نمبر 22

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو بے شک میرا رب حق اوپر سے ڈالتا ہے۔ وہ چھپی باتوں کو جاننے والا ہے.. اپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو سچ اگیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کر سکتا تھا نا ائندہ کر سکے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے کرتا ہے... وہ سننے والا قریب ہے.

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ حق صرف وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اوپر سے نازل کیا ہے۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایایا کہ حق یعنی سچ اگیا۔ یعنی قرآن پاک اگیا۔ مزید رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے